سرکاری رپورٹ

آٹھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ چہار شنبہ مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۸۷

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات	
	(أ) علیحدہ فہرست میں درج سوالات اور ان کے جوابات۔	۳
۳-	اعلانات	
	(أ) رخصت کی درخواستیں۔	۵۵
۴-	تحریک التوا	
	(صوبائی وزیر تعلیم مس پری گل آغا کے مبینہ اخباری بیان کے سلسلہ میں) میر ذوالفقار علی مگسی کی جانب سے پیش کی گئی تحریک التوا۔	۵۶
۵-	مسز فضیلہ عالیانی کی تحریک استحقاق پر تشکیل کی گئی کمیٹی کی نظر ثانی شدہ رپورٹ پر ہونے والی بحث کا التواء	۵۹

جلد ہشتم

شمارہ پنجم

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز چہارشنبہ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۸۷ء بوقت پانچ بجے شام زیر صدارت محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
از قاری سیّد حمّاد کاظمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰكُمْ
وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥

ترجمہ:- اور اس وقت کو یاد کرو کہ جب تم زمین میں تھوڑے اور کمزور سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اُچک نہ لے جائیں (یعنی بے جان و مال نہ کردیں) تو اس نے تمہیں رہنے کی جگہ دی۔ اور اپنی مدد سے تم کو تقویت دی۔ اور پاکیزہ رزق تمہیں دیا۔ تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔ اے ایمان والو نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو۔ اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم ان باتوں کو خوب جانتے ہو (وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ)

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر۔ اب وقفہ سوالات ہے پہلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

*۳۶۰ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
ضلع خاران میں روزگار کی سہولتیں بڑھانے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر اعلیٰ جام میر غلام قادر خان

سال رواں ۸۷ ـ ۱۹۸۶ء میں بلوچستان کے مختلف محکموں میں ۴۰۹۶ آسامیاں مہیا کی گئی ہیں۔ ان میں سے ۲۰۲۷ آسامیاں بھری جا چکی ہیں۔ جبکہ ۲۰۶۹ آسامیاں خالی ہیں۔ یہ آسامیاں ضلع خاران سے متعلق اہل امیدواروں کے بشمول دیگر اضلاع کے امیدواروں سے بھری جائیں گی۔ علاوہ ازیں سال رواں میں ضلع خاران میں روزگار کے مزید مواقع مہیا کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے ۱۵۰ نئی آسامیوں کی منظوری دی ہے۔ جن کی تفصیل محکمہ وار ذیل ہے۔

محکمہ تعلیم	۴۸	اساتذہ	
محکمہ صحت	۶	میڈیکل آفیسر	(بی ۱۷)
محکمہ تعمیرات و مواصلات	۷۷	میٹ / بیلدار	(بی ۱)
محکمہ آبپاشی و برقیات	۱۱		(بی ۱)
محکمہ زکوٰۃ	۱	اسسٹنٹ	(بی ۱)
محکمہ قانون	۱	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹھارنی	(بی ۱۷)
محکمہ لائیوسٹاک	۱	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	(بی ۱۷)
	۱	اسسٹنٹ	(بی ۱۱)

۱۔	جونیئر کلرک	(بی ۵)
۱۔	ڈرائیور	(بی ۴)
	چوکیدار	(بی ۱)
	۱۵۰	آسامیاں

ضلع خاران میں تین یا چار دیٹرنری ڈسپنسریاں قائم کرنے کا بھی پروگرام زیر غور ہے۔ سال ۱۹۸۵ء میں پاسکو نے خاران میں ایک غلہ گودام جس کی گنجائش ۲۲۰۰ میٹرک ٹن ہے۔ تعمیر کر اس گودام کی حفاظت کے لئے چوکیداروں کی تعینات کا معاملہ محکمہ خوراک کے زیر غور ہے مز براں جناب میر عبدالکریم نوشیروانی ممبر صوبائی اسمبلی کی سفارشات پر مندرجہ ذیل تقرریاں ہوئی ہیں۔

۱۔ بلوچستان سول سیکریٹریٹ

۱۔	جونیئر سکیل سٹینوگرافر۔	۱
۲۔	نائب قاصد۔	۱

۲ لوکل گورنمنٹ

۱۔	سب انجینئر	۔ ۱
۲۔	گیم واچر۔	۔ ۱

۳۔ محکمہ مال

۱۔	نائب تحصیلدار	۔ ۱

۴۔ محکمہ صنعت وحرفت

۱۔	اکاؤنٹ اسسٹنٹ۔	۲
۲۔	جونیئر کلرک۔	۲
۳۔	لیڈی ڈیمانسٹریٹر	۲
۴۔	نائب قاصد۔	۳
۵۔	چوکیدار	۳

۵ محکمہ پولیس

۱۔	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	۲

※ ۳۷۴۔ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
اس وقت بلوچستان میں سی ایس پی افسروں کی کیا تعداد ہے اور ان میں کتنے آفیسرز کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ اور کن آفیسرز کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے۔ اور یہ آفیسرز کن کن محکموں سے وابستہ ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

جواب (وزیر اعلیٰ)

آل پاکستان یونیفائیڈ گریڈز

نمبر شمار	نام آفیسر	ڈومی سائل کا صوبہ	تعیناتی کی جگہ
	بی۔ ۲۱		
۱۔	مسٹر ایس آر پونیگر	بلوچستان	چیف سیکرٹری
۲۔	مسٹر فتح خان خجک	بلوچستان	ایڈیشنل چیف سیکرٹری پی اینڈ ڈی
	بی۔ ۲۰		
۱۔	مسٹر اے آر صدیقی	پنجاب	ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم
۲۔	بریگیڈیر ریٹائرڈ محمد عثمان حسن۔	بلوچستان	سیکرٹری زراعت۔
۳۔	مسٹر ای بی۔ ملغانی۔	بلوچستان	ممبر بی۔ پی۔ ایس۔ جی۔
۴۔	سید شاہد حسین۔	سندھ	کمشنر قلات
۵۔	مسٹر سلیم مرتضےٰ۔	پنجاب	ممبر I بی۔ او۔ آر
۶۔	مسٹر بہلول خان۔	بلوچستان	ممبر بی پی ایس سی
۷۔	مسٹر محمد حسین۔	پنجاب	سیکرٹری زکوٰۃ و سوشل ویلیفر۔
۸۔	مسٹر آغا امان شاہ	بلوچستان	چیئرمین بی۔ ڈی۔ اے۔
۹۔	ڈاکٹر اکبر ایس۔ احمد۔	این۔ ڈبلیو ایف پی	کمشنر سبی
۱۰۔	مسٹر عبدالعزیز لونی	بلوچستان	کمشنر کوئٹہ۔
۱۱۔	مسٹر نصیر الدین احمد	〃	سیکرٹری ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی۔
۱۲۔	مسٹر سعد اللہ خان مری	〃	سیکرٹری لیبر۔
۱۳۔	مسٹر منظور احمد جمالی	〃	سیکرٹری لائیوسٹاک
۱۴۔	مسٹر مختیار گل	〃	ممبر بی۔ ایس۔ ٹی۔

بی۔ ۱۹

۱	مسٹر تاج۔ ایم نعیم۔	بلوچستان	ڈائریکٹر جنرل باباڈ۔
۲	مسٹر ایوب خان۔	این۔ڈبلیو۔ایف۔پی	کمشنر لورالائی۔
۳	میجر ریٹائرڈ محمد اشرف ناصر	بلوچستان	کمشنر نصیر آباد۔
۴	میجر ریٹائرڈ نادر علی۔	〃	سیکرٹری لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ
۵	لیفٹیننٹ کرنل وکیل خان آفریدی۔	این۔ڈبلیو۔ایف۔پی۔	ڈائریکٹر بی ڈی۔ اے۔ کوئٹہ
۶	لیفٹیننٹ کرنل عالم زیب	〃 〃 〃 〃 〃	پولیٹیکل ایجنٹ کوہلو۔
۷	میجر ریٹائرڈ نیاز علی	بلوچستان	ایڈیشنل کمشنر اے۔ آر۔ او
۸	میجر ریٹائرڈ محمد فضل درانی۔	〃	ڈپٹی کمشنر پشین۔
۹	میجر ریٹائرڈ علی رضا	〃	ایڈیشنل سیکرٹری ہوم
۱۰	مسٹر غیاث الدین احمد	〃	سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ
۱۱	مسٹر نثیر آغا۔	〃	ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ
۱۲	مسٹر محمد فاروق جوگیزئی۔	〃	ایڈیشنل سیکرٹری محکمہ پی اینڈ ڈی۔

بی۔ ۱۸

۱	کیپٹن ریٹائرڈ فریدالدین احمدزئی۔	بلوچستان	اوایس۔ ڈی۔ ایس۔ اینڈ جی۔ اے۔ ڈی۔
۲	کیپٹن ریٹائرڈ نیاز محمد جعفر۔	〃	ڈپٹی سیکرٹری زراعت۔
۳	کیپٹن ریٹائرڈ محمد یوسف نیازی۔	〃	ڈپٹی کمشنر سبی۔
۴	مسٹر کے۔ ایم طارق۔	بلوچستان	ڈپٹی کمشنر پنجگور
۵	مسٹر ناصر احمد	پنجاب	ڈپٹی کمشنر نصیر آباد
۶	مسٹر انور سلیم احمد	آزاد کشمیر	ڈپٹی کمشنر قلات
۷	کیپٹن ریٹائرڈ محمد یونس جعفر	بلوچستان	غیر ملکی تربیت پر
۸	مسٹر حفیظ الرحمٰن	پنجاب	ایڈیشنل کمشنر قلات

۹۔ مسٹر منور اوپل	سندھ	ڈپٹی سیکرٹری قانون
۱۰۔ مسٹر امتیاز حسین قاضی۔	سندھ	چیف آف سیکشن پی۔ اینڈ ڈی
۱۱۔ کیپٹن ریٹائرڈ عبدالرحمٰن ترین۔	بلوچستان	ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن۔
۱۲۔ مسٹر غلام عابد شیخ	سندھ	غیر ملکی تربیت پر
۱۳۔ مسٹر سعید احمد خان	پنجاب	ڈپٹی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ
۱۴۔ مسٹر شاہد رشید	پنجاب	ڈپٹی سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی
۱۵۔ ناہید پرویز	بلوچستان	ڈپٹی سیکرٹری۔ ایجوکیشن
۱۶۔ مسٹر ناصر محمود کھوسہ	پنجاب	ڈپٹی کمشنر قلات
۱۷۔ مسٹر عمران افضل چیمہ	پنجاب	ڈپٹی کمشنر زیارت
۱۸۔ میجر ہارون رشید	بلوچستان	پولیٹیکل ایجنٹ ڈیرہ بگٹی۔
۱۹۔ کیپٹن ریٹائرڈ جاوید عشرت۔	سندھ	غیر ملکی تربیت پر۔
۲۰۔ مسٹر اظہر حسین شمیم	پنجاب	ڈپٹی سیکرٹری صنعت
۲۱۔ مسٹر انور احمد خان	پنجاب	ڈپٹی کمشنر لسبیلہ۔
۲۲۔ مسٹر احمد بخش لہڑی	بلوچستان	پولیٹیکل ایجنٹ چاغی
۲۳۔ مسٹر مقبول احمد خان	پنجاب	ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ۔ اے۔ آر سی۔ فوڈ ڈائریکٹریٹ کوئٹہ۔
۲۴۔ کیپٹن ریٹائرڈ قیوم نظر	بلوچستان	ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات
۲۵۔ مسٹر شاہد خان	این ڈبلیو ایف پی	غیر ملکی تربیت پر
۲۶۔ تیمور عظمت عثمان	پنجاب	ڈپٹی سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ۔
۲۷۔ مسٹر سہیل ہمایوں	پنجاب	ڈپٹی سیکرٹری مالیات
۲۸۔ مسٹر اعجاز علی زیگم	پنجاب	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کوئٹہ۔

بی۔ ۱۷

۱۔	مسٹر منیر احمد	بلوچستان	اسسٹنٹ کمشنر (جنرل) قلات
۲۔	کیپٹن محمد یونس درانی	بلوچستان	اسسٹنٹ کمشنر زیارت

۳ ۔	کیپٹن جمیل امجد ۔	این ڈبلیو ایف پی ۔	اسسٹنٹ کمشنر چھٹ پٹ
۴ ۔	مسٹر عظمت علی رانجھا	پنجاب	اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ
۵ ۔	مسٹر نعمت اللہ	این ڈبلیو ایف پی	سیکشن آفیسر محکمہ ہوم
۶ ۔	کیپٹن آغا ندیم	بلوچستان	اسسٹنٹ کمشنر بیلہ مکران
۷ ۔	مسٹر بابر یعقوب فتح محمد ۔	پنجاب	سیکشن آفیسر مالیات
۸ ۔	مسٹر نسیم غنی	؍؍	سیکشن آفیسر I محکمہ نظم ونسق
۹ ۔	مسٹر محمد اظہر	؍؍	اے ۔ ڈی ۔ سی ۔ لسبیلہ
۱۰ ۔	مسٹر نیر محمود	سندھ	اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ ڈیرہ بگٹی ۔
۱۱ ۔	مسٹر سیف اللہ چھٹا	پنجاب	اسسٹنٹ کمشنر اوستہ محمد
۱۲ ۔	مسٹر ظفر اقبال قادر	؍؍	اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ ڈیرہ بگٹی ۔
۱۳ ۔	مسٹر خضر حیات گوندل	؍؍	اسسٹنٹ کمشنر مستونگ
۱۴	مسٹر ایم عثمان علی ۔	بلوچستان	اسسٹنٹ کمشنر خاران
۱۵ ۔	مسٹر محمد ظہیر راجہ	سندھ	اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ ۔
۱۶ ۔	مسٹر اقبال احمد زیدی	؍؍	لینڈ ریفارم I جھٹ پٹ
۱۷ ۔	کیپٹن ریٹائرڈ ایم علی خان	بلوچستان	اسسٹنٹ کمشنر کوہلو ۔
۱۸ ۔	مسٹر کلیم اللہ	سندھ	اسسٹنٹ کمشنر ریونیو تربت
۱۹ ۔	مسٹر علی ظہیر ہزارہ	بلوچستان	اسسٹنٹ کمشنر مسلم باغ ۔
۲۰ ۔	مسٹر پیر بخش خان جمالی	؍؍	اسسٹنٹ کمشنر سبی
۲۱ ۔	مسٹر خالد محمود	؍؍	اسسٹنٹ کمشنر قلات
۲۲ ۔	مسٹر عارف حسین	؍؍	اسسٹنٹ کمشنر وڈھ
۲۳ ۔	سید ابو احمد عاکف	سندھ	اسسٹنٹ کمشنر دریجی
۲۴ ۔	مسٹر امتیاز احمد شیخ	؍؍	اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ مراد جمالی ۔
۲۵ ۔	مسٹر حیدر حسین میمن	؍؍	اے ڈی سی پشین

٢٦۔	مسٹر آریا مقبول عباسی	پنجاب	زیر تربیت
٢٧۔	مسٹر محمد عابد جاوید	۔۔	۔۔
٢٨۔	مسٹر طارق رفیق	بلوچستان	۔۔

*٣٧٥۔ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں بے حد بے روزگاری ہے اس کے باوجود ریٹائرڈ آفیسروں کو دوبارہ ملازمت میں رکھا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس طرح بے روزگاری میں اضافہ نہیں ہوتا جبکہ تعلیم یافتہ افراد میسر ہیں۔

وزیر اعلیٰ۔

(الف) اگرچہ بے روزگاری کی شکایت کسی حد تک درست ہے تاہم یہ درست نہیں ہے کہ۔ عام طور پر ریٹائرڈ آفیسروں کو دوبارہ ملازمت میں رکھا گیا ہے۔ صرف استثنائی اور ناگزیر حالات میں ایسے ریٹائرڈ آفیسروں کو ان کے تجربے اور موزونیت کے باعث ملازمت میں دوبارہ رکھا گیا ہے۔ جن کے نعم البدل دستیاب نہیں ہیں۔

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔ صرف ایسے ریٹائرڈ افراد کو دوبارہ ملازمت میں لیا گیا ہے جن کے نعم البدل میسر نہیں ہیں۔ اور ان کی مدت ملازمت میں توسیع ان کے متعلقہ شعبہ میں وسیع تجربے اور موزونیت کے پیش نظر کی گئی ہے۔ تاہم حکومت نے بے روزگار افراد کے لئے سال رواں میں روزگار کے چھ ہزار تراسی (٦٠٨٣) مواقع فراہم کئے ہیں۔

فہرست ریٹائرڈ آفیسران جو کنٹریکٹ کی بنیاد پر رکھے گئے

نمبر شمار	نام	آسامی کا نام	بھرتی کی تاریخ	مدت میعاد	معاہدہ ختم ہونے کی تاریخ
۱۔	جناب محمد حسین بلوچ	وائس چانسلر بلوچستان یونیورسٹی	۱-۷ ۱۹۸۶ء	متعین نہیں کی گئی۔	
۲۔	ملک محمد عمر	کمشنر افغان ریفوجیز۔	۲۴-۶-۱۹۸۶	ایک سال	۲۳ - ۶ - ۱۹۸۷
۳۔	بریگیڈئیر (ریٹائرڈ معین الدین)	ڈائریکٹر جنرل بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی	۔۲۵-۶-۸۵	تین سال	۲۴ - ۶ - ۱۹۸۸
۴	کرنل ریٹائرڈ رانا محمد اکرم	ایڈیشنل کمشنر افغان ریفوجیز	۔۲۵-۶-۱۹۸۵ء	تین سال	۲۴ ۶-۱۹۸۸
۵۔	کرنل ریٹائرڈ مرزا انوار الحق	پروجیکٹ ڈائریکٹر خضدار انجینئرنگ کالج	۱۷-۱۰-۱۹۸۴	تین سال	۱۶-۱۰-۱۹۸۷
۶۔	کرنل ریٹائرڈ جاوید ملک	مینیجنگ ڈائریکٹر لسبیلا انڈسٹریل سٹیٹ	۶-۵-۱۹۸۵	چار سال	۵ - ۵ - ۱۹۸۹
۷۔	کرنل ریٹائرڈ سلطان محمد۔	ڈائریکٹر جنرل کوئٹہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی	۸-۱-۸۶	دو سال	۷ - ۱ - ۱۹۸۸
۸	لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ ناصر عباس بخاری۔	ڈائریکٹر لیویز۔	۱۶-۱۰-۸۴	پانچ سال	۱۵ - ۱۰ - ۱۹۸۹
۹۔	جناب عبدالمجید بابر	چیئرمین بلوچستان پبلک سروس کمیشن	۷-۸-۱۹۸۵	پانچ سال	۶-۸-۱۹۹۰

فہرست ریٹائرڈ ملازمین جن کی مدت ملازمت میں توسیع کی گئی

نمبر شمار	نام	آسامی کا نام	توسیع کی تاریخ	مدت توسیع	مدت توسیع ختم ہونے کی تاریخ
۱۔	جناب سردار محمد خان گشکوری	چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ	۱۷-۶-۱۹۸۵	دو سال	۶-۷-۱۹۸۷
۲۔	جناب عبدالمجید جوبا	کمپٹرولر گورنر ہاؤس	۲-۸-۱۹۸۶	دو سال	۱-۸-۱۹۸۸
۳۔	جناب امیر شاہ	ڈپٹی ڈائریکٹر سپیشل سیکورٹی سیل ہوم ڈیپارٹمنٹ۔	۳۱-۷-۱۹۸۶	دو سال	۱-۸-۱۹۸۸
۴۔	جناب انور حسین	چیف اکاؤنٹس آفیسر فنانس ڈیپارٹمنٹ	۱-۷-۱۹۸۶	دو سال	۳۰-۶-۱۹۸۸
۵۔	چوہدری محمد یوسف	چیف انسپکٹر آف بوائلرز انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ۔	۴-۹ ۱۹۸۵ء	دو سال	۳-۹-۱۹۸۷
۶۔	جناب محمد جمعہ	ڈرائیور ایس اینڈ جی اے ڈی۔	۱-۷-۱۹۸۶	ایک سال	۳۰-۶-۱۹۸۷

آغا عبدالظاہر ضمنی سوال:۔ جناب والا! جام صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ موزونیت کے باعث ملازمت میں دوبارہ رکھا گیا ہے کیا اس میں کوئی ایسی اور تکنیکی چیز ہے کہ کوئی دوسرا ان آسامیوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ جس کی وجہ سے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ان کو دوبارہ ملازمت میں رکھا جا رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ ۔ جی ہاں ! میں اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ ہمارے پرانے لوگ ہیں ۔ مثلاً گسٹگوری صاحب ہیں ۔ وہ اس دفتر میں پرانے آدمی ہیں ۔ وہ بہت پرانے تجربہ کار آدمی ہیں ۔ ان سے ان کے دفتر کے آدمی مستفید ہو رہے ہیں ۔ اس وجہ سے ان کو ریٹائرڈ منٹ کے بعد بھی ملازمت میں رکھا گیا ہے ۔ تاکہ ان کے تجربہ سے فائدہ اٹھایا جائے ۔

مسٹر اسپیکر ! اگلا سوال حاجی محمد شاہ مردان زئی کا ہے ۔

*۳۸۰ حاجی محمد شاہ مردان زئی ۔

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) گذشتہ دو سالوں کے دوران سرکاری مال خانہ سے کس قدر اسلحہ جات بشمول کلاشنکوف جاری کئے گئے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ اسلحہ جات کن حضرات کو جاری کئے گئے ہیں اور ان کی معاشرتی حیثیت کیا ہے ۔ تفصیل دی جائے ۔

وزیر اعلیٰ ۔

(الف) گذشتہ دو سالوں کے دوران سرکاری مال خانہ سے بشمول کلاشنکوف کُل چارسو پینسٹھ (۴۶۵) اسلحہ جات جاری کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

(ب) جن افراد کو یہ اسلحہ جات جاری کئے گئے ہیں ان کے نام فہرست میں ظاہر کر دیئے گئے ہیں ۔

یکم جنوری سنہ ۱۹۸۵ء سے یکم جنوری سنہ ۱۹۸۶ء بلوچستان کوئٹہ کے مالخانہ جات سے جاری ہونے والے کلاشنکوف ۷.۶۲ رائفلز کی فہرست

نمبر شمار	نام	اسلحہ	تاریخ
۱۔	لیفٹیننٹ جنرل جمال سید میاں وزیر برائے امور کشمیر	۷.۶۲ کلاشنکوف	۲۰-۱-۱۹۸۵ء
۲۔	آغا امان شاہ سابق ہوم سیکریٹری بلوچستان کوئٹہ	〃 〃	۵-۲-۱۹۸۵ء
۳۔	مولانا عبداللہ غلجی مشیر خاص برائے وزیر اعلیٰ بلوچستان کوئٹہ	〃 〃	۵-۲-۱۹۸۵ء
۴۔	لیفٹیننٹ کرنل افتخار احمد ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی بلوچستان کوئٹہ	〃 〃	۲-۳-۱۹۸۵ء
۵۔	لیفٹیننٹ کرنل ابراہیم خلیل کمانڈنگ انٹر سروس انٹیلیجنس فیلڈ کوئٹہ	〃 AK/47	۴-۳-۱۹۸۵
۶۔	ریٹائرڈ لیفٹیننٹ کرنل رؤف خان کمشنر برائے افغان رفیوجیز بلوچستان کوئٹہ	۷.۶۲ کلاشنکوف	۳۱-۳-۱۹۸۵
۷۔	خان سرور اسسٹنٹ کلکٹر کسٹم بلوچستان کوئٹہ	۷.۶۲ کلاشنکوف	۴-۶-۱۹۸۵ء

۸۔	سعود ۔		شکوف	۱۹۸۵ء-۴-۱۶
۹۔	میجر جنرل سعیدالدین قاضی ڈائریکٹ جنرل ہیڈ کوارٹرز راولپنڈی	۶۲ - ۷	کلاشنکوف	۱۹۸۵-۶-۲۳
۱۰۔	بریگیڈر محمد یامین کھوکر ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	″	″	۱۹۸۵ء-۷-۴
۱۱۔	میجر جنرل محمد اکرم انسپکٹر جنرل بلوچستان فرنٹیئر کور کوئٹہ	″	″	۱۹۸۵ء-۹-۲
۱۲۔	میجر جنرل عمران اللہ خان اے جی ھیڈ کوارٹرز راولپنڈی	″	″	۱۹۸۵ء-۱۰-۶
۱۳۔	صاحبزادہ محمد خان سکنہ کچلاک	″	″	۱۹۸۵ء-۱۱-۳
۱۴۔	بریگیڈیئر غلام محمد ڈی آئی جی بلوچستان فرنٹیئر کور کوئٹہ ۔	″	″	۱۹۸۵ء-۱۲-۲۳
۱۵۔	غلام رسول بمعرفت میر محمد علی رند ایم پی اے تربت ۔	″	″	۱۹۸۶ء-۲-۴
۱۶۔	آبادان فریدون آبادان ایم پی اے ۔ **بلوچستان کوئٹہ**	″	″	۱۹۸۶ء-۲-۶
۱۷۔	حاجی نذر محمد ولد مظہر خان	″	″	۱۹۸۶ء-۲-۹
	H -B / ۳۱/B -۵ گلشن اقبال کراچی	″	″	
۱۸۔	سردار گل محمد جوگیزئی سکنہ لورالائی	۶۲ -۷	کلاشنکوف	۱۹۸۶ء-۲-۸
۱۹۔	حاجی محمد وارث ولد محمد مبارک	″	″	۱۹۸۶ء-۵-۱۳

۲۰۔	نواب غوث بخش رئیسانی رئیسانی ہاؤس کوئٹہ	۲-	کلاشنکوف	۱۹۸۶ء-۵-۱۵
۲۱۔	محمد اسلم ولد نیک محمد وڈھ ضلع خضدار	۷-۶۲	کلاشنکوف	۱۹۸۶ء-۶-۲
۲۲۔	سردار احمد شاہ کھیتران وزیر بلدیات بلوچستان کوئٹہ	〃	〃	۱۹۸۶ء-۶-۲۴
۲۳۔	اقبال احمد خان کھوسہ ایم پی اے نصیر آباد	〃	〃	۱۹۸۶ء-۷-۲۸
۲۴۔	سردار بہادر خان بنگلزئی وزیر برائے خوراک و ماہی گیری بلوچستان کوئٹہ	〃	〃	۱۹۸۶ء-۱۰-۱۳
۲۵۔	سینیٹر فضل آغا۔ گیلانی روڈ کوئٹہ	〃	〃	۱۹۸۶ء-۱۲-۲۴

۱۹۸۷ء

۱۔	سیف اللہ خان پراچہ وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات بلوچستان کوئٹہ	〃	〃	۱۹۸۷ء-۱-۱۲

یکم جنوری ۱۹۸۵ء تا یکم جنوری ۱۹۸۶ء ہیڈ کوارٹر مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون ڈی بلوچستان کوئٹہ سے جاری کردہ اسلحہ کی فہرست

نمبر شمار	تاریخ	نام اسلحہ گرندہ	اسلحہ کی قسم
۱۔	۱۹۸۵ء-۱-۱۰-	میر منو خان مری سکنہ کوہلو	بغیر قیمت ۳۰۳ رائفل کے ۲۰۰ گولیاں
۲۔	۸۵ء-۱-۱۵	محمد ایوب ڈپٹی کمشنر سبی	۱- ۷- ایم - ایم رائفل ۲- ۲۲ بور بندوق
۳۔	۸۵-۱-۲۷	بریگیڈیئر محمد یامین کھوکھر ہیڈ کوارٹر مارشل لاء زون ڈی کوئٹہ	بغیر قیمت ۱۲ بور رائفل کے ۱۲- گولیاں
۴۔	۸۵-۲-۶	بریگیڈیئر محمد یامین کھوکھر ایم ایل اے زون ڈی بلوچستان کوئٹہ۔	۱- ۳۲ بور پستول کی ۱۰۰ گولیاں ۲- کارٹ ہنڈ الک برائے رائفل۔
۵۔	۸۵-۲-۱۲	مسٹر قمر عالم آئی جی پولیس بلوچستان کوئٹہ۔	۱- تلور دو عدد ۲- رائفل منہ بھری دو عدد
۶۔	۸۵-۲-۱۸	نیک جان خان ایم ایل اے زون ڈی بلوچستان کوئٹہ۔	۱۲- بور شاٹ گن بمع ۵۰ کارتوس کے
۷۔	۸۵-۲-۲۵	مولانا عبداللہ خلجی سکنہ کوئٹہ	۱- ۷-۶۲ کلاشنکوف کے ۵۰۰ گولیاں۔

۸ - ۸۵ - ۳ - ۲	لیفٹیننٹ کرنل افتخار احمد ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۱-۶۲-۷ کلاشنکوف کے ۱۰۰ گولیاں ۲- ۲ عدد میگزین۔
۹ - ۸۵ - ۳ - ۴	لیفٹیننٹ کرنل ابراہیم خلیل آئی ایس آئی فیلڈ کوئٹہ	۳۰۰۶ ایم ایم رائفل کے ۵۰۰ گولیاں
۱۰ - ۸۵ - ۳ - ۲۱	شیر محمد مری سکنہ کوہلو	بغیر قیمت ۳۰۳ رائفل کے ۲۰۰ گولیاں
۱۱ - ۸۵ - ۳ - ۲۱	سید مظفر علی شاہ سیکرٹری تعلیم کوئٹہ	۱- تلوار ۲ عدد ۲- ۲ عدد منہ بھری بندوقیں
۱۲ - ۸۵ - ۳ - ۳۱	میجر اقبال نیازی ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۱- ۷-ایم ایم رائفل ۲-۱۰۰ کارتوس
۱۳ - ۸۵ - ۳ - ۲۴	غلام محی الدین ڈی آئی آئی سپیشل برانچ کوئٹہ	۹-ایم ایم رائفل۔ ۵ ایم جی
۱۴ - ۸۵ - ۳ - ۲۴	آغا امان شاہ ہوم سیکرٹری کوئٹہ	۵۰۰ گولیاں ۷ ایم ایم
۱۵ - ۸۵ - ۳ - ۱۳	جنرل میاں محمد افضل آرمرڈ ڈویژن کوئٹہ	۱۲ بور شاٹ گن ڈی/بی
۱۶ - 〃 〃 〃	ایر کمانڈر غلام مجتبے پی اے الف کوئٹہ	رائفل این ۔ پی ۔ بی
۱۷ - ۸۵ - ۴ - ۱۵	میجر محمد افضل ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۳۲ بور پستول ۵۰ گولیوں کے ساتھ
۱۸ - 〃 〃 〃	میجر محمد اختر ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے ۔ زون ڈی کوئٹہ ۔	۳۲ بور پستول ۲۵ گولیوں کیساتھ
۱۹ - ۸۵ - ۴ - ۲۳	محمود اے ہارون وزیر داخلہ	۱۰۰ گولیاں برائے کلاشنکوف
۲۰ - ۸۵ - ۵ - ۱۴	محمد اشرف ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن

۲۱-	۱۵-۵-۸۵-	میجر مسعود الرحمٰن۔ ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ۔	۱۲- بور شارٹ گن اور ۷ ایم ایم رائفل
۲۲-	۸-۵-۸۵-	نیک محمد یوسف ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	ایک شارٹ گن
۲۳-	۲۹-۴-۸۵-	صوبیدار محمد قاسم ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	ایک شارٹ گن۔
۲۴-	۲۰-۵-۸۵-	۴۰۸ اینٹیلیجنس بٹالین راولپنڈی	۱- ۶ عدد منہ بھر بندوقیں ۲- ۶ عدد تلواریں۔ ۳- ۷۴ عدد پستول بغیر قیمت۔
۲۵-	۲۰-۵-۸۵-	میجر محمد عابد لاجسٹک ایریا کوئٹہ۔	پستول / ریوالور
۲۶-	۲۳-۶-۸۵-	لیفٹیننٹ کرنل جاوید احمد خان ملٹری سیکرٹری ٹو گورنر بلوچستان۔	۳۰ بور پستول اور ۱۰۰ گولیاں۔
۲۷-	۱۶-۶-۸۵-	خالق یار لوٹانہ ڈی آئی جی پولیس کوئٹہ۔	۲۲ بور رائفل۔
۲۸-	۲۳-۶-۸۵	بریگیڈیئر فاروق احمد خان ایم اے ایل ہیڈکوارٹر زون ڈی کوئٹہ۔	۹ ایم ایم پستول اور ۱۰۰ گولیاں
۲۹-	۲۳-۶-۸۵-	لیفٹیننٹ کرنل محمد اسحاق ۱۲ کور ہیڈکوارٹر کوئٹہ	شارٹ گن
۳۰-	〃 〃 〃	لیفٹیننٹ کرنل عبدالاحمد رخان ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۲۵ بور پستول اور ۱۰۰ گولیاں۔
۳۱-	۲۳-۶-۸۵-	اطہر خان ۱۲ ہیڈکوارٹر بلوچستان کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن۔

۳۲ـ	۸۵ ـ ۶ ـ ۲۳	نائیک خان بہادر ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ۔	شارٹ گن
۳۳ـ	۸۵ ـ ۶ ـ ۱۷ـ	انور عالم صدیقی ڈائریکٹر ریلوے اکاؤنٹس اکیڈمی کوئٹہ۔	۱۔ ریوالور ۲۔ شارٹ گن۔
۳۴ـ	۸۵ ـ ۶ ـ ۱۸ـ	بریگیڈیئر محمد امین برکی کمانڈنٹ سٹاف کالج کوئٹہ۔	۱۔ منہ بھر بندوقیں ۶۔ عدد ۲۔ خنجر ۲ عدد۔
۳۵ـ	۸۵ ـ ۷ ـ ۵ـ	بریگیڈیئر ضیاء الدین کمانڈر انجینئرز ۱۲ کور بلوچستان کوئٹہ	۱۔ عدد پستول۔
۳۶ـ	〃 〃 〃	بریگیڈیئر یامین کھوکر ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۱ عدد پستول
۳۷ـ	۸۵ ـ ۶ ـ ۲۷	لیفٹیننٹ جنرل کے۔کے آفریدی گورنر بلوچستان	۷۔ ایم ایم رائفل
۳۸ـ	〃 〃 〃	سید جمشید علی ولد کمال شاہ سکنہ قلات	۷ ایم ایم رائفل
۳۹ـ	۸۵ ـ ۷ ـ ۱	لیفٹیننٹ کرنل جاوید احمد خان ملٹری سیکرٹری ٹو گورنر بلوچستان۔	۱۔ ۲۰۰ گولیاں کلاشنکوف ۲۔ پستول ٹی ٹی ۳۔ ۲۲ بور رائفل کی ۱۰۰ گولیاں۔
۴۰ـ	۸۵ ـ ۷ ـ ۱	میجر سرفراز حسین ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی	پستول / ریوالور
۴۱ـ	۸۵ ـ ۷ ـ ۱۰	لیفٹیننٹ کرنل کوئٹہ افتخار احمد ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۲۲ بور رائفل کی ۱۰۰ گولیاں

۴۲۔	۱۰ ۔ ۷ ۔ ۸۵	میجر اقبال نیازی ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی	۲۲ بور رائفل کی ۱۰۰ گولیاں
۴۳۔	۸ ۔ ۷ ۔ ۸۵	مسٹر قمر عالم آئی جی پولیس بلوچستان	ایک عدد شارٹ گن
۴۴۔	۲۴ ۔ ۷ ۔ ۸۵	صوبیدار صفدر ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی	ایک شارٹ گن ۱۲ بور ۵۰ کارتوس
۴۵۔	〃 〃 〃	محمد عمر پرائیویٹ سیکرٹری ٹو گورنر	۱ عدد پستول
۴۶۔	۲۸ ۔ ۷ ۔ ۸۵	سید اشفاق حسین شاہ ولد سید کمال شاہ	۳۲ بور پستول
۴۷۔	۱۳ ۔ ۷ ۔ ۸۵	بریگیڈیئر یامین کھوکھر ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۲۸ بور پستول کی ۲۵ گولیاں
۴۸۔	۳۱ ۔ ۷ ۔ ۸۵	نائیک گلفرح خان ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۳۲ بور پستول کی ۲۵ گولیاں
۴۹	۲۵ ۔ ۷ ۔ ۸۵	۱۴ فرنٹیئر فورس	۱۔ منہ بھر رائفلیں ۱۲ عدد ۲۔ تلواریں ۱۲ عدد ۳۔ خنجر ۱۲ عدد ۴۔ منہ بھر پستول ۶ عدد
۵۰۔	۳۱ ۔ ۷ ۔ ۸۵	ریٹائرڈ کیپٹن سردار محمد ادریس سکنہ راولپنڈی۔	۱۲۔ بور پستول شارٹ گن
۵۱۔	〃 〃 〃	زاہد احمد خان کنٹرولر بلوچستان کوئٹہ۔	۳۲ بور پستول / ریوالور
۵۲۔	〃 〃 〃	میر منو خان مری سکنہ کوہلو	۳۰۳ رائفل کے ۲۰۰ گولیاں بغیر قیمت۔
۵۳۔	۷ ۔ ۸ ۔ ۸۵	میجر یعقوب حسین ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۲۵ بور پستول ۵۰ گولیاں

۵۴۔	۷-۸-۸۵	بریگیڈیئر یامین کھوکھر ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی۔	۳۲ بور پستول/ریوالور
۵۵۔	۱۵-۸-۸۵	بریگیڈیئر فاروق احمد خان سی سی آرٹلری ۱۲ کور کوئٹہ	۱۔ منہ بھر بندوقیں ۲ عدد ۲۔ منہ بھر رائفلیں ۶ عدد ۳۔ خنجر ۲ عدد
۵۶۔	۱۵-۸-۸۵	بریگیڈیئر ظہیرالدین سی ایم ایچ کوئٹہ	۳۲/۲۲ بور پستول/ریوالور
۵۷۔	۱۸-۸-۸۵	محمد ظہور چیف آف سٹاف ۱۲ کور کوئٹہ۔	۱۲ بور دونالی بندوق
۵۸۔	۱۹-۸-۸۵	کرنل منظور حسین ہیڈکوارٹر ۱۲ کور کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن
۵۹۔	〃 〃 〃	مسٹر قمر عالم آئی جی کوئٹہ	۳۲/۲۲ بور پستول/ریوالور
۶۰۔	〃 〃 〃	سید تیمور شاہ سیکشن آفیسر لیبر ڈیپارٹمنٹ کوئٹہ۔	ایک عدد رائفل
۶۱۔	〃 〃 〃	میجر آصف علی ۱۲ کور کوئٹہ	۲۲ بور رائفل
۶۲۔	۲۵-۸-۸۵	میر نہال خان مری کوئٹہ	۷ × ۵ ایم ایم/۳۰۳ بور رائفل۔
۶۳۔	۲-۹-۸۵	لیفٹیننٹ کرنل محمد حشمت اللہ ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ۔	۱۲۔ بور شارٹ گن۔
۶۴۔	〃 〃 〃	محمد اعظم سٹینو پی اے ٹو کور ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ۔	سیون ایم ایم رائفل
۶۵۔	۴-۹-۸۵	نوشاد خان ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ۔	۷۔۶۲ بور پسٹل ٹی۔ ٹی۔

۶۶۔	۸-۲-۸۵	میجر عبدالجبار بھٹی ملٹری سیکرٹری ٹو برانچ جنرل ہیڈکوارٹر راولپنڈی	سیون ایم ایم پسٹل
۶۷۔	۸-۹-۸۵	میجر صلاح الدین ایم ایل اے ہیڈکوارٹر زون ڈی کوئٹہ	پستول بمعہ ۵۰ گولیاں
۶۸۔	۸-۹-۸۵	کیپٹن عبدالحمید گل	ایک پستول بمعہ ۵۰ گولیاں
۶۹۔	۵-۹-۸۵	سردار غلام حسین ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ۔	سیون ایم ایم پسٹول/ریوالور
۷۰۔	۲۵-۹-۸۵	میجر جنرل امتیاز احمد وڑائچ کمانڈنٹ کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن
۷۱۔	۱۴-۹-۸۵	میجر عاشق حسین ہیڈکوارٹر ۴۰ سروے سیکشن کوئٹہ	۷ ایم ایم رائفل بمع ۱۰۰ گولیاں
۷۲۔	۲۳-۹-۸۵۔	صفات نبی خان شیروانی ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ۔	۱۲۔بور شارٹ گن
۷۳۔	۲۳-۹-۸۵	میجر حکم داد ہیڈکوارٹر ۴۰ سروے سیکشن کوئٹہ	۷ ایم ایم رائفل بمع ۸۰ گولیوں کے
۷۴۔	۲۴-۹-۸۵	نائیک صوبیدار محمد افضل پی اے ٹو گورنر بلوچستان	۱۲ بور شارٹ گن
۷۵۔	۳۰-۹-۸۵	سید ارشاد علی کوہاٹ	۷ ایم ایم رائفل
۷۶۔	۲-۱۰-۸۵	اکبر علی ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی بلوچستان کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن اور ۵۰ گولیاں

۷۷۔	۳۰۔۱۰۔۸۵	میجر جنرل سعید الدین قاضی ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۷٫۶۲ رائفل کے ۲۰۰ گولیاں
۷۸۔	〃 〃 〃	بریگیڈیئر ظہیر الدین سی ایم ایچ کوئٹہ	۲۵ بور پستول کی ۲۵ گولیاں
۷۹۔	〃 〃 〃	نوشاد خان بمعرفت گورنر بلوچستان	۳۰ بور پستول کی ۲۵ گولیاں
۸۰۔	〃 〃 〃	میجر جنرل عمران اللہ خان ایڈجسٹنٹ جنرل جی ایچ کیو راولپنڈی۔	۱۔ میگزین کلاشنکوف ۲ عدد ۲۔ ۷٫۶۲ رائفل کی ۵۰۰ گولیاں
۸۱۔	۷۔۱۰۔۸۵	خورشید احمد ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی بلوچستان کوئٹہ۔	۷ ایم ایم رائفل
۸۲۔	۹۔۱۰۔۸۵	سلطان خالد مسعود ایگزیکٹو آفیسر کنٹونمنٹ	۱۔ پرانی رائفلیں ۲ عدد ۲۔ پستول ۲ عدد ۳۔ پرانے خنجر
۸۳۔	۲۳۔۱۰۔۸۵۔	محمد اکرم ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ۔	۱۲ بور شارٹ گن
۸۴۔	۲۳۔۱۰۔۸۵	ایر ایڈمرل اے آئی خان پرسنل ڈائریکٹوریٹ نیول اسلام آباد	۱۔ منہ بھری بندوقیں ۶ عدد ۲۔ خنجر ۶ عدد ۳۔ رائفل ۶ عدد
۸۵۔	۲۴۔۱۰۔۸۵	عطا جعفر فنانس سیکرٹری بلوچستان	۷ ایم ایم رائفل/۱۲ بور شارٹ گن

۸۶ -	۲۳-۱۰-۸۵	حاجی غلام مرتضٰے سپرنٹنڈنٹ کمشنر آفس کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن
۸۷ -	۲۰-۱۰-۸۵	وڈیرہ وزیر خان مری سکنہ کوہلو	۱۔ ۳۰۳ رائفل کے ۳۰۰ کارتوس ۲۔ جی تھری کے ۵۰۰ کارتوس ۳۔ ۸ ایم ایم رائفل کے ۲۰۰ کارتوس ۴۔ ۳۰ بور پستول ۲۰۰ کارتوس
۸۸ -	۲۵-۱۰-۸۵	حمید اقبال خان ایم ایل اے زون ڈی بلوچستان کوئٹہ	۷ ایم ایم رائفل
۸۹ -	〃 〃 〃	نوشاد خان بمعرفت گورنر ہاؤس کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن اور ۳۰ بور پستول ۷۵-۲ گولیاں
۹۰ -	۲۹-۱۰-۸۵	کیپٹن حق نواز ۱۶ ہیڈ کوارٹر ڈویژن کوئٹہ	۳۲ بور پستول/ریوالور
۹۱ -	〃 〃 〃	سینیٹر سید فصیح اقبال کوئٹہ	پستول/ ریوالور
۹۲ -	۴-۱۱-۸۵	میجر جنرل محمد اکرم آئی جی بلوچستان فرنٹیئر کور کوئٹہ	۱۔ بارود ۱ عدد ۲۔ گولے ۱ عدد ۳۔ ۷.۶۲ رائفل کی ۵۰۰ گولیاں ۴۔ کلاشنکوف کی میگزین

۹۳-	۸۵- ۱۱- ۴-	سید نور احمد شاہ سکنہ ہرنائی	
۹۴-	۸۵- ۱۱- ۱۲-	میجر جنرل محمد اکرم آئی جی بلوچستان فرنٹیئر کور۔	۱- ۳۰۳ بور کی رائفل ۲- بغیر قیمت ۱۲ بور شارٹ گن ۱۲ بور پستول/ریوالور
۹۵-	〃 〃 〃	لیفٹیننٹ کرنل ساجد انور بٹ ہیڈ کوارٹر بلوچستان فرنٹیئر کور کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن
۹۶-	〃 〃 〃	کرنل عسکری رضا ملک کمانڈنٹ سٹاف کالج کوئٹہ	ایک عدد ۷ ایم ایم رائفل
۹۷-	۸۵- ۱۱- ۱۲	کرنل محمد اسماعیل خان ۲۰۲ سروے سیکشن حیدر آباد	۱۲ بور ریوالور
۹۸-	۸۵- ۱۱- ۱۷	کلرک محمد منیر ارشد ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن
۹۹-	۸۵- ۱۱- ۱۹	نذیر آفتاب ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کوئٹہ	این پی بی رائفل
۱۰۰-	〃 〃 〃	غلام قادر جبکانی انڈر سیکرٹری (کیبنٹ) ایس اینڈ جی اے ڈی کوئٹہ۔	۲۵، ۳۲ بور پستول/ریوالور
۱۰۱-	۸۵- ۱۱- ۲۴	نذیر احمد معرفت ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ۔	۳۲ بور پستول/ریوالور
۱۰۲-	〃 〃 〃	ڈرائیور علی حیدر ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۳۲ بور پستول/ریوالور

۱۰۳ - ۸۵ - ۲ - ۱	میجر سعید احمد رانا ۲۷ آرمی ایویلیشن سکوارڈن کوئٹہ	۳۲ بور پستول/ریوالور
۱۰۴ - ۸۵ - ۱۲ - ۲	ملک سرسا خان ڈی ایس پی ٹیلی کمیونیکیشن کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن
۱۰۵ ؍؍ ؍؍ ؍؍	احمد خان سینئر انگلش ٹیچر گورنمنٹ کمبری ہنیلو ہائی سکول کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن
۱۰۶ - ۸۵ - ۱۱ - ۴	مشتاق احمد ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۷ ایم ایم رائفل
۱۰۷ - ۸۵ - ۱۱ - ۲۸	مولانا عبداللہ خلجی سکنہ کوئٹہ	بغیر قیمت ۳۰۳ بور رائفل کی ۵۰۰ گولیاں
۱۰۸ ؍؍ ؍؍ ؍؍	بریگیڈیئر یامین کھوکھر ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۱۔ ۲۵ بور پستول کی ۱۰۰ گولیاں۔ ۲۔ پستول/ریوالور کی ۱۰۰ گولیاں
۱۰۹ - ۸۵ - ۱۲ - ۲	نائیک محمد اقبال ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	ایک این پی بی رائفل اور ۲۵ گولیاں
۱۱۰ - ۸۵ - ۱۲ - ۸	حوالدار محمد رشید ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۳۲ بور پستول/ریوالور
۱۱۱ ؍؍ ؍؍ ؍؍	حوالدار عبدالقیوم ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	این پی بی پستول/ریوالور

۱۱۲۔	۸-۱۲-۸۵	سردار محمد آصف ایس پی پولیس سپیشل برانچ کوئٹہ	۱۲ بور رائفل/این پی بی پستول/ریوالور
۱۱۳۔	۲-۱۲-۸۵	راجہ محمد اسلم خان ڈی آئی جی پولیس سبی	۱۲ بور شارٹ گن ڈی/بی
۱۱۴۔	۱۲-۱۲-۸۵	لیفٹیننٹ جنرل سید رفاقت علی ایس او سی برائے صدر راولپنڈی۔	۱۲ بور شارٹ گن ڈبل بیرل
۱۱۵۔	〃 〃 〃	ڈاکٹر عبدالقیوم خان ڈی ایچ او چاغی	غیر ممنوعہ پستول/ریوالور
۱۱۶۔	〃 〃 〃	الٰہی بخش نائب قاصد گورنر سیکرٹریٹ کوئٹہ	〃 〃 〃 〃
۱۱۷۔	۵-۱۲-۸۵	حوالدار لطیف ہیڈکوارٹرز ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ بلوچستان	۷ ایم ایم رائفل۔
۱۱۸۔	۹-۱۲-۸۵	میجر ایس اے شیروانی ہیڈکوارٹرز ایم ایل اے زون ڈی بلوچستان کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن
۱۱۹۔	۲۱-۱۲-۸۵	غلام قادر جیسکانی انڈر سیکرٹری کیبنٹ ایس اینڈ جی اے ڈی	۳۲ بور پستول/ریوالور کی ۵۰ گولیاں
۱۲۰۔	۲۶-۱۲-۸۵	محمد اسلم ہیڈکوارٹرز ایم ایل اے زون ڈی بلوچستان کوئٹہ	۱۲ بور شارٹ گن
۱۲۱۔	〃 〃 〃	محمد اعظم 〃 〃 〃 〃	۱۲ بور پستول/ریوالور کی ۵۰ گولیاں
۱۲۲۔	۲۰-۱۲-۸۵	صوبیدار محمد افضل ذاتی معاون برائے گورنر بلوچستان	۲۲ بور شارٹ گن کی ۵۰ گولیاں
۱۲۳۔	۳۰-۱۲-۸۵	زکیر شاہ نائب قاصد گورنر ہاؤس کوئٹہ	۳۲ بور پستول/ریوالور

۱۲۴ ر	۲۹-۱۲-۸۵	میجر عبدالمجید ۶۳۳ فیلڈ سیکورٹی سیکشن کوئٹہ	۲۲ بور شارٹ گن کی ۳۰ کارتوس
۱۲۵ ر	۲۹-۱۲-۸۵	ایگزیکٹو انجینئر مظفر ولد محمد ابراہیم سکنہ کوئٹہ	۱- ایک ۷ ایم ایم رائفل ۲- ۲۲ بور رائفل بغیر قیمت
۱۲۶ ر	〃 〃 〃	میجر شبہات حسین سٹیشن ہیڈکوارٹر کوئٹہ	ایک ۷ ایم ایم رائفل
۱۲۷ ر	۲۴-۱۲-۸۵	لانس نائک محمد ارشد ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی بلوچستان کوئٹہ	۱۲ بور شاٹ گن
۱۲۸ ر	〃 〃 〃	مسٹر جی معین الدین ڈی آئی جی پولیس سپیشل برانچ کوئٹہ	۱۲ بور شاٹ گن
۱۲۹ ر	۱۸-۱۲-۸۵	ایس خالق یار ٹوانہ ڈی آئی جی پولیس کوئٹہ	۲۲ بور رائفل اور ۳۳۰ گولیاں
۱۳۰ ر	〃 〃 〃	سید محمد نواز ڈسٹرکٹ پولیس کوئٹہ	۲۲ بور رائفل کی ۲۰۰ گولیاں
۱۳۱	〃 〃 〃	لیفٹننٹ جنرل ریٹائرڈ سید رفاقت سی او ایس پریذیڈنٹ اسلام آباد	۱۲ بور شاٹ گن ڈی/بی
۱۳۲	۲۹-۱۲-۸۵	میجر محمد افضل فیلڈ ہیڈکوارٹر ڈی ایم ایل اے سیکشن ۲ سی	۱۲ بور شاٹ گن
۱۳۳	۱۴-۱۲-۸۵	صوبیدار محمد نذیر خان ہیڈکوارٹر ایم ایل اے زون ڈی بلوچستان کوئٹہ	۷ ایم ایم رائفل
۱۳۴ ر	۲۲-۱۲-۸۵	عبدالحمید آفیسر کمانڈنگ پاکستان ایئر فورس کوئٹہ ۔	۷ ایم ایم رائفل
۱۳۵ ر	〃 〃 〃	محمد ایوب خان نائب قاصد گورنر سیکرٹریٹ کوئٹہ	۳۲ بور پستول/ریوالور

۱۳۶/	۲۹-۱۲-۸۵	میجر محمد عابد ہیڈ کوارٹر لاجسٹک ایریا کوئٹہ	این پی بی پستول کی ۱۰۰ گولیاں
۱۳۷/	۲۶-۱۲-۸۵	محمد انور ڈی ایس پی سپیشل برانچ کوئٹہ	پستول / ریوالور
۱۳۸/	۱۰-۱۲-۸۵	نائیک کلرک حفیظ الدین ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۱۲ بور شاٹ گن
۱۳۹/	۱۸-۱-۸۵	ڈرائیور عبدالمالک ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	ایم ایم رائفل
۱۴۰/	″ ″ ″	ڈرائیور شائستہ خان ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	″ ″ ″
۱۴۱/	″ ″ ″	ڈرائیور اختر محمد ″ ″ ″	۱۲ بور شاٹ گن
۱۴۲/	۲۹-۱۲-۸۵	فیاض احمد ڈپٹی ڈائریکٹر فیڈرل انویسٹیگیشن ایجنسی کوئٹہ	۱۲ بور شاٹ گن
۱۴۳/	۱۹-۱۲-۸۵	معین خان ولد منور خان	۳۲ بور ریوالور
۱۴۴/	″ ″ ″	نائیک کلرک محمد رفیق ضیاء ہیڈ کوارٹر ایم ایل اے زون ڈی کوئٹہ	۱۲ بور شاٹ گن
۱۴۵/	۱۵-۱۲-۸۵	نائب قاصد جاوید اقبال سٹاف کالج کوئٹہ	۱۲ بور شاٹ گن
۱۴۶/	۱۵-۱۲-۸۵	حوالدار عبدالخالق کمانڈ اینڈ سٹاف کالج کوئٹہ	۷ ایم ایم رائفل۔
۱۴۷/	۱۱-۱۲-۸۵	محمد اعظم سٹینو ایم ایل اے ہیڈ کوارٹر زون ڈی کوئٹہ	۱۲ بور گن کے ۵۰ کارتوس
۱۴۸/	۱۸-۱۲-۸۵	آغا امجد انجینئرنگ انسپکٹریٹ آف مائنز کوئٹہ	پستول / ریوالور
۱۴۹/	″ ″ ″	ارجن داس بگٹی ایم پی اے بلوچستان	۳۲ بور رائفل
۱۵۰/	۱۵-۱۲-۸۵	محمد عمر پرائیویٹ سیکرٹری برائے گورنر بلوچستان	۱۰۰ گولیاں اور دو میگزینے
۱۵۱/	۱۱-۱۲-۸۵	سگنل ڈائریکٹر جنرل ہیڈ کوارٹر راولپنڈی	۱- ۶۰ پرانے اسلحہ ۲- ۴۰ تلواریں

وزیراعلیٰ بلوچستان نے ایف اے بی سے جو اسلحہ خریدنے کی منظوری فرمائی اس کی فہرست یکم جنوری ۱۹۸۶ سے یکم جنوری ۱۹۸۷ء

نمبر شمار	تاریخ	نام اسلحہ گرندہ	اسلحہ کی قسم
۱۔	۵.۳.۸۶	سردار عصمت اللہ خان ایم پی اے بلوچستان	۷ ایم ایم رائفل
۲۔	۳۱.۳.۸۶	محمد انور ساجد روزنامہ جنگ کوئٹہ	۱۲ بور شاٹ گن
۳۔	۲۲.۴.۸۶	ہمایوں جوگیزئی ایس ایس پی کوئٹہ	جی۔۳ رائفل (ممنوعہ بور)
۴۔	۳۰.۴.۸۶	فضل قادر محرر قلات	۷ ایم ایم رائفل اور ۳۱ گولیاں
۵۔	۱۵.۶.۸۶	ارجن داس بگٹی ایم پی اے بلوچستان	۷ ایم ایم رائفل
۶۔	۱۹.۶.۸۶	محمد ہاشم سکنہ لسبیلہ	این پی بی رائفل
۷۔	۶.۷.۸۶	ملک شاہجہان کاکڑ سکنہ پشین	۳۲ بور پستول
۸۔	۶.۷.۸۶	ڈاکٹر عبدالمجید باجوہ محکمہ زراعت کوئٹہ	شاٹ گن۔
۹۔	۸.۷.۸۶	حاجی عبدالظاہر سکنہ پشین	ایک ریوالور۔
۱۰۔	۹.۷.۸۶	ذاکر حسین پرائیوٹ سیکرٹری ٹو چیف سیکرٹری بلوچستان	۷ ایم ایم رائفل۔
۱۱۔	۳۱.۷.۸۶	اعجاز احمد سکنہ کوئٹہ	۲۵ بور پستول۔
۱۲۔	۳.۷.۸۶	شیخ عبدالحمید ایڈووکیٹ ہائی کورٹ بلوچستان	شاٹ گن
۱۳۔	۲۹.۷.۸۶	محمد بخش بروہی ڈرائیور ایس اینڈ جی اے ڈی کوئٹہ	۷ ایم ایم رائفل
۱۴۔	۲۴.۷.۸۶	محمد ہاشم خان سکنہ ہدہ کوئٹہ	۲۲ بور پستول/ریوالور
۱۵۔	۲.۹.۸۶	عبدالرشید خان ایڈووکیٹ ہائی کورٹ	این پی بی رائفل
۱۶۔	۲.۹.۸۶	یوسف منصور پی آر او چیف منسٹر بلوچستان	این پی بی ریوالور
۱۷۔	۸.۹.۸۶	میر محمد نصیر مینگل وزیر برائے صنعت بلوچستان	۹ ایم ایم پستول اور ۳۵ گولیاں
۱۸۔	۱۴.۹.۸۶	میر فتح علی عمرانی ایم پی اے بلوچستان	۱ عدد پستول۔
۱۹۔	۱۷.۹.۸۶	میجر جنرل امتیاز وڑائچ کمانڈنٹ کوئٹہ	۷ ایم ایم رائفل۔

نمبر شمار	تاریخ	نام اسلحہ گرندہ	اسلحہ کی قسم
۲۰	۲۱،۹،۸۶	محمد ہاشم جان ہدہ کوئٹہ	شاٹ گن دونالی۔
۲۱۔	۲۳-۹-۸۶	شاہ جان کاکڑ سکنہ پشین۔	۱۔ عدد رائفل۔
۲۲۔	〃 〃 〃	چوہدری اشو رداس سکنہ کچھی۔	۷۔ ایم ایم رائفل۔
۲۳۔	۲۸-۹-۸۶	عبداللہ جان پی ایس ٹو ایڈوائزر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کوئٹہ۔	۳۲۔ بور پستول/ریوالور
۲۴۔	〃 〃 〃	سرکار احمد روزنامہ جنگ کوئٹہ۔	۷۔ ایم ایم رائفل۔
۲۵۔	۱۲-۱۰-۸۶	لیفٹننٹ کرنل سردار عبدالرؤف خان مگسی ہیڈ کوارٹر کوئٹہ کینٹ۔	۲۲۔ بور رائفل۔
۲۶۔	۱۳-۱۰-۸۰	غیاث الدین احمد سکرٹری برائے وزیر اعلیٰ۔	۳۰۔ ایم ایم پستول۔
۲۷۔	〃 〃 〃	نصیر الدین احمد سکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی۔	ایک عدد ممنوعہ پستول۔
۲۸۔	〃 〃 〃	محمد ابراہیم ڈرائیور برائے چیف منسٹر بلوچستان۔	ایک عدد ریوالور۔
۲۹۔	۲۰-۱۰-۸۶	علی گل خان سکنہ نصیر آباد۔	ایک ریوالور۔
۳۰۔	〃 〃 〃	محمد ہاشم خان سکنہ کوئٹہ۔	ایک عدد رائفل۔
۳۱۔	۲۷-۱۰-۸۶	طارق زمان سکنہ عثمان روڈ کوئٹہ۔	ایک عدد ریوالور۔
۳۲۔	۲۹-۱۰-۸۶	اختر محمد سکنہ چمن۔	ایک عدد پستول/ریوالور۔
۳۳۔	۹-۱۰-۸۲	فضل محمد سکنہ چمن۔	پستول / ریوالور۔
۳۴۔	۴-۱۱-۸۵	مسعود احمد سکنہ وائٹ روڈ کوئٹہ۔	پستول / ریوالور۔
۳۵۔	〃 〃 〃	جام محمد یوسف ایم این اے لسبیلہ۔	ایک جی۔ ۳ رائفل (ممنوعہ بور)
۳۶۔	〃 〃 〃	جام میر غلام قادر خان وزیر اعلیٰ بلوچستان۔	ایک عدد پستول۔
۳۷۔	〃 〃 〃	آغا امان شاہ سابق ہوم سکرٹری بلوچستان۔	ایک عدد پستول۔

نمبر شمار	تاریخ	نام اسلحہ گرندہ	اسلحہ کی قسم
۳۸ء	۸۵-۱۱-۴ء	سعید احمد خان جیل روڈ کوئٹہ۔	۳۲ بور ریوالور
۳۹ء	۸۵-۱۱-۵ء	عبدالمجید ترین ولد جمعہ خان ترین پرنس روڈ کوئٹہ۔	ایک ریوالور بمعہ ۱۰۰ گولیاں
۴۰ء	۸۶-۱۱-۴ء	محمد اعجاز جیل روڈ کوئٹہ۔	ایک رائفل۔
۴۱ء	〃 〃 〃	محمد انور لہڑی سکریٹری قانون بلوچستان	۱۔ ۳۰ بور رائفل۔
۴۲ء	۸۶-۱۱-۵ء	لعل محمد ولد میر محمد۔	۲۔ ۲۲ بور رائفل۔
۴۳ء	۸۶-۱۱-۵ء	محمد نعیم کاکڑ سکنہ کوئٹہ۔	۱۔ پستول۔ ۲۔ شاٹ گن۔
۴۴ء	۸۶-۱۱-۱۰ء	محمد عالم ولد میرداد خان سکنہ نصیر آباد۔	ایک عدد پستول/ریوالور
۴۵	〃 〃 〃	میر اللہ داد ولد داد محمد خان سکنہ نصیر آباد۔	پستول - ریوالور۔
۴۶ء	۸۶-۱۱-۲۵	جمعہ خان لاشاری سکنہ جٹ پٹ۔	ایک پستول/ریوالور۔
۴۷ء	〃 〃 〃	عبدالقادر سکنہ الگیلانی روڈ کوئٹہ۔	۳۲ بور پستول/ریوالور
۴۸ء	〃 〃 〃	سید محمد سکنہ الگیلانی روڈ کوئٹہ۔	۳۰ بور ٹی ٹی پستول۔
۴۹ء	۸۶-۱۱-۲۴ء	لیفٹیننٹ کرنل فرحت اللہ خان کوئٹہ کینٹ۔	ایک ۲۵ بور پستول اور ۵۰ گولیاں
۵۰ء	۸۶-۱۱-۳۰ء	زاہد انور صدیقی کمپٹرولر بلوچستان ہاؤس اسلام آباد۔	۷ ایم ایم رائفل۔
۵۱ء	۸۶-۷-۱۵ء	فقیر محمد بلوچ سابق چیف سکریٹری بلوچستان۔	۳۰۔ ایم ایم پستول بمعہ ۵۰ گولیاں
۵۲	۸۶-۱۲-۸	عبدالغنی نائب اے ڈی سی برائے گورنر بلوچستان۔	۱۲ بور شاٹ گن۔
۵۳ء	۸۶-۱۲-۲۲ء	میر محمد علی رند ایم پی اے تربت۔	ایک عدد رائفل۔
۵۴	۸۶/۱۲/۲۲	ظفر اللہ خان رند سکنہ تربت۔	ایک عدد پستول/ریوالور۔
۵۵ء	〃 〃 〃	نیاز محمد نائب قاصد ایس اینڈ جی اے ڈی۔	۱ عدد ریوالور۔
۵۶	〃 〃 〃	موحیم شاہ حوالدار پولیس لائن کوئٹہ۔	ایک رائفل بمعہ ۲۰۰ گولیاں۔

نمبر شمار	تاریخ	نام اسلحہ گرندہ	اسلحہ کی قسم
۵۷۔	″ ″ ″ ″	خان محمد کھنگر پی اے ٹو ممبر بورڈ آف ریونیو۔	ایک عدد ریوالور۔
۵۸۔	″ ″ ″ ″	صوبیدار کلرک محمد ناظم سٹاف کالج کوئٹہ۔	۷۔ ایم ایم رائفل۔
۵۹۔	″ ″ ″ ″	ڈاکٹر عبداللہ جان جمالی انچارج انسداد جرائم کوئٹہ۔	۷۔ ایم ایم رائفل۔
۶۰۔	۸-۱۲-۸۶۔	غلام طاہر بیورو چیف پاکستان ٹائمز کوئٹہ۔	شاٹ گن۔
۶۱۔	۹-۱۲-۸۶۔	کریم بخش سکنہ شاہراہ زرغون کوئٹہ۔	ریوالور۔
۶۲۔	۱۸-۱۲-۸۶۔	محمد اشرف کھوکھر سٹیلائٹ ٹاؤن کوئٹہ۔	پستول / ریوالور۔
۶۳۔	″ ″ ″	حاجی زمان علی حیدر علی سٹریٹ کوئٹہ۔	۱۔ عدد ریوالور۔
۶۴۔	۲۸-۱۲-۸۶	حاجی قاضی محمد ہارون ممبر مجلس شوریٰ قلات۔	۱۔ عدد رائفل ۷۔ ایم ایم
۶۵۔	۲۸-۱۲-۸۶۔	ڈاکٹر اعظم جان کاکڑ ضلع پشین	۷۔ ایم ایم رائفل۔
۶۶۔	۲۱-۱۲-۸۶۔	شائستہ خان ڈرائیور ایس اینڈ جی اے ڈی کوئٹہ۔	۷۔ ایم ایم رائفل۔
۶۷۔	۲۴-۱۲-۸۶۔	میجر محمد علی ہیڈ کوارٹر ۳۰۳۔ ڈویژن کوئٹہ کینٹ۔	۱۲۔ بور شارٹ گن دونالی اور ۳۲۔ بور پستول / ریوالور۔
۶۸۔	۲۹-۱۲-۸۶۔	سید مظہر حسین شاہ گارڈ برائے وزیر اعلیٰ۔	ایک عدد این پی بی ریوالور۔
۶۹۔	۱۷-۱۲-۸۶۔	مسعود احمد ہانٹے روڈ کوئٹہ۔	سنگل بیرل بندوق بمعہ ۵۰ گولیاں

۱۹۸۷ء

۱۔	۴-۱-۸۷۔	بشارت اقبال ایڈووکیٹ ہائی کورٹ بلوچستان۔	ایک عدد رائفل۔
۲۔	۳۱-۱-۸۷۔	محمد رضا کیر ٹیکر سول سکرٹریٹ کوئٹہ۔	ایک پستول / ریوالور۔
۳۔	۱-۱-۸۷۔	محمد الیاس سکنہ کوئٹہ۔	ایک عدد ریوالور / پستول۔
۴۔	۴-۱-۸۷۔	گروپ کیپٹن محمد زبیر پی اے ایف کوئٹہ۔	پستول / ریوالور

نمبر شمار	تاریخ	نام اسلحہ گرندہ	اسلحہ کی قسم
۵	۳-۱-۸۷	جام یوسف ایم این اے لسبیلہ۔	۳۰۳ رائفل کی ۵۰۰ گولیاں اور ۲۵۰ گولیاں کلاشنکوف
۶	۶-۱-۸۷	سید ظفر عباس ایڈووکیٹ بلوچستان ہائی کورٹ۔	۱ عدد ریوالور مع ۵۰ گولیاں۔
۷	〃	راشد خان ایڈووکیٹ بلوچستان ہائی کوئٹہ۔	۲۲ بور رائفل۔
۸	〃	محمد عمر سکنہ کوئٹہ۔	ایک عدد رائفل۔
۹	۸-۱-۸۷	ڈاکٹر عبداللہ جمالی انچارج انسداد جرائم کوئٹہ۔	این بی پی پستول۔
۱۰	۱۲-۱-۸۷	میجر نظام بیگ بلوچ رجمنٹ کوئٹہ کینٹ۔	۲۲ بور رائفل۔
۱۱	〃	محمد ابراہیم رسالدار لیویز لسبیلہ۔	این پی بی رائفل۔
۱۲	۱۳-۱-۸۷	محمد رضا کیئر ٹیکر سول سکریٹریٹ کوئٹہ۔	۳۲ بور پستول/ریوالور مع ۱۰ گولیاں
۱۳	۱۴-۱-۸۷	میجر ایاز احمد ہیڈ کوارٹر فرنٹیئر کور بلوچستان کوئٹہ۔	۱۲ بور شاٹ گن۔
۱۴	۲۲-۱-۸۷	مولوی محمد عبداللہ خطیب جامع مسجد پولیس لائن کوئٹہ۔	دو نالی بندوق۔
۱۵	۲۵-۱-۸۷	کیپٹن اعجاز احمد ہیڈ کوارٹر قلات سکاؤٹس خضدار	۱ عدد رائفل۔
۱۶	۲۰-۱-۸۷	محمد علی ڈی سی آفس کوئٹہ۔	۱ عدد شاٹ گن۔
۱۷	۲۰-۱-۸۷	محمد عمر محکمہ اطلاعات کوئٹہ۔	۱ عدد شاٹ گن۔
۱۸	۸-۱-۸۷	انور احمد خان ڈپٹی سکریٹری برائے وزیر اعلیٰ	پستول/ریوالور
۱۹	۲۸-۱-۸۷	اے ایف ابادان ایم پی اے بلوچستان۔	پستول۔
۲۰	۲۱-۱-۸۷	عبدالجلیل سکنہ لسبیلہ۔	رائفل۔
۲۱	۲۹-۱-۸۷	اشفاق احمد اسسٹنٹ محکمہ زراعت کوئٹہ۔	ایک عدد ریوالور مع ۱۰۰ گولیاں

حاجی محمد شاہ مردان زئی (ضمنی سوال)

جناب والا! یہ لسٹ مکمل نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے ترو ب کے کسی آدمی کا اس میں

نام نہیں ہے اور ان کو اسلحہ نہیں دیا گیا ہے۔ اس لسٹ میں ہمارے علاقے کے نہ ایم پی اے حضرات ہیں اور نہ کوئی اور علاقے کا معتبر شامل ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! یہ ممکن ہے کہ ژوب کے علاقے کے لوگوں کو پہلے کسی اور انتظامیہ سے اسلحہ دیا گیا ہو۔ جو ہمارے معزز ممبر صاحب کے علم میں نہ ہو یہ جو اسلحہ جات دیئے گئے ہیں۔ یہ مارشل لاء کے وقت میں مارشل لاء نے دیئے ہیں۔ اور آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ ژوب کے آدمیوں کو مارشل لاء نے اسلحہ کیوں نہیں دیا ہے۔

آغا عبدالظاہر (ضمنی سوال) جناب اسپیکر اس سوال کے جواب کے نمبر شمار ۱۰۷ میں درج ہے کہ مولانا عبداللہؒ خلجی کو ۳۰۳ بور رائفل کی پانچسو گولیاں بغیر قیمت کس خوشی میں دی گئی ہیں۔ ؟

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! مولانا صاحب ملک کے ایک عالم دین ہیں یہ گولیاں بھی انہیں مارشل لاء کے وقت میں دی گئی تھیں۔ میرے خیال میں یہ گولیاں انہیں مفت میں نہیں دی گئی ہوں گی۔ ضرور پرائس کمیٹی نے ان سے کچھ نہ کچھ قیمت وصول کی ہوگی

آغا عبدالظاہر۔ جناب والا! یہ جواب آپ کی طرف سے آیا ہے۔ میرے پاس موجود ہے۔ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں۔ مولانا کو تو مسجد میں اذان دینی چاہیئے نہ کہ رائفل خریدنا چاہیئے۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! اب بیچارے مولانا صاحب بھی مجبور ہو گئے ہیں کیونکہ ہر ایک کے پاس تو بندوق ہے۔ اس وجہ سے مولانا صاحب بھی بغیر بندوق کے نہیں رہنا چاہتے ھیں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی۔ جناب والا! یہ اسلحہ آپ کے زمانے میں بھی لوگوں کو دو دو دفعہ دیا گیا ہے ہر ضلع میں کلاشنکوف دیا گیا ہے۔ سوائے ژوب کے جبکہ ژوب کے کسی نہ ممبر صاحب کو اور نہ عوام کو دیا گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ :- اگر میں کسی کو اسلحہ دوں گا تو میں کسی سے پوشیدہ نہیں رکھوں گا اور میں کسی کو دوں گا تو کسی وجہ سے دوں گا اور قیمتاً دوں گا۔ پہلے کلاشنکوف کی قیمت دو یا تین ہزار روپے تھی۔ مگر اب میں نے جو اس کی قیمت مقرر کی ہے وہ بارہ ہزار روپے سے کم نہیں ہے۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی۔ :- جناب والا! کئی ایسے افراد ہیں جن کو اسلحہ دیا گیا ہے۔ مگر ان کے لسٹ میں نام نہیں دئے گئے ہیں۔ نصیر باچا کو پستول دیا گیا۔ مگر ان کا یہاں نام نہیں ہے۔ اس طرح اور لوگوں کو بھی اسلحہ دیا گیا۔ مگر ان کا نام نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! یہ اس وقت کے نام ہیں۔ جب سوال پوچھا گیا تھا۔ ممکن ہے۔ نصیر باچا کو پستول دیا گیا ہو اور انہوں نے اس وقت مانگا ہو۔ یعنی اس سوال کے بعد ان کو پستول

دیا گیا ہو۔ مگر اب میں معزز ممبران سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ اسلحہ دینا چاہیئے یا نہیں دینا چاہیئے۔ میں تو اس حق میں ہوں کہ نہیں دینا چاہیئے۔ لیکن جناب والا۔ مجھ پر اتنا دباؤ ہوتا ہے جس کا میں ذکر نہیں کرنا چاہتا ہوں لہذا اگر ممبران کا اصرار یہی ہے تو کل سے میں اسلحہ دینا بند کر دوں گا۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی۔ سوال یہ نہیں ہے کہ آپ اسلحہ دیں گے یا بند کر دیں گے۔ جناب والا! یہ اسلحہ تو کراچی کے لوگوں کو بھی دیا گیا ہے۔

حاجی محمد یوسف اچکزئی۔ جناب والا! یہ سوال جو پوچھا گیا ہے کہ اسلحہ ۱۹۸۶ء میں کن اشخاص کو دیا گیا ہے اور یہ اسلحہ حکومت نے دیا ہے۔ جناب والا! اس میں ایسے بھی اشخاص ہیں جن کو دو دو جیپیں دی گئی ہیں۔ بعض اشخاص کو دو دو کلاشنکوف دئے گئے ہیں اس کے علاوہ دو دو بندوقیں بھی دی گئی ہیں اور ان کے ساتھیوں کو بھی اسلحہ دیا گیا ہے۔ اس ساری لسٹ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ آیا یہ بغیر قیمت اسلحہ دیا گیا ہے یا قیمت کے ساتھ دیا گیا ہے اس لئے میں آپ کے توسط سے گذارش کروں گا کہ اس معاملہ کی چھان بین کرنے کے لئے تحقیق کرنے کے لئے ہاؤس کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ وہ اس معاملہ کو دیکھے اور آئندہ کے لئے بھی ایک لائحہ عمل تیار کرے کہ کیسے یہ تقسیم ہو اور آئندہ کس کو دیا جائے یا نہ دیا جائے۔ اور جس کو پہلے ملا ہے آیا صحیح ملا یا غلط ملا ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! جو سوال پوچھا گیا تھا اس کا جواب دیدیا گیا ہے۔ جس معزز رکن نے سوال پوچھا ہے شاید ان کو بھی اسلحہ ملا ہو۔ لیکن میں ان کو بتلانا چاہتا ہوں کہ جس دور کے متعلق یہ سوال پوچھا گیا ہے یہ ایک ایسا دور تھا جس کو آپ چیلنج نہیں کر سکتے ہیں۔ میرے وقت میں جن کو ملا ہے۔

آپ اس کے متعلق پوچھیں تو بتاؤں۔ کہ کس معزز ممبر کو ملا ہے۔ اور کس معزز ممبر کی سفارش پر یہ اسلحہ دیا گیا ہے۔ پھر آپ کو خود ہی اندازہ ہوگا کہ الف نے دیا ب نے دیا ج کو یہ اسلحہ دیا گیا۔

مسٹر اسپیکر:۔ جام صاحب یہ سوال گذشتہ دو سالوں کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ آپ ان کو جواب دیدیں۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! جو سوال پوچھا گیا تھا میں نے اس کی پوری تفصیل دیدی ہے جو پوچھا گیا تھا۔ اس کے مطابق جواب دیا ہے۔

حاجی محمد یوسف اچکزئی۔ جناب والا! یہ جو کہا جا رہا ہے کہ اسلحہ مارشل لاء کے دور میں دیا گیا ہے۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ اسلحہ مارشل لاء کے دور میں دیا گیا تھا۔ جام صاحب کے دور کی یہ بات نہیں ہے۔ اس وقت۔ ان کے اختیار میں یہ بات نہیں تھی۔ لیکن اس لسٹ میں ابھی بھی ایسے ایم پی اے صاحبان ہیں جن کو اسلحہ دیا گیا ہے۔ مثلاً آبادان فریدون آبادان کو ایک کلاشنکوف ایک بندوق، مسٹر ارجن داس بگٹی کو ایک کلاشنکوف ایک رائفل اور دیگر افراد کو دو دو چیزیں دی گئی ہیں۔ یہ تو شریف آدمی ہیں ان کی کسی سے دشمنی نہیں ہے مسٹر آبادان کی یا مسٹر ارجن داس کی کسی سے کیا دشمنی ہے۔؟ یہ تو ہم لوگوں کو ملنا چاہیئے تھا۔ ہمارا کام تھا تاہم میں آپ سے گذارش کرونگا کہ ہاؤس کی ایک کمیٹی تشکیل دیدیں جو اس معاملہ کو دیکھے تو اچھا ہوگا۔

وزیر اعلیٰ۔ تقریر کا شکریہ۔ آپ اس کے لئے نیا سوال کریں۔ تو آپ کو جواب دیدیا جائے گا۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر! معزز ممبر اچکزئی صاحب نے میرا نام لیا ہے۔ اس

میں کوئی شک نہیں ہے اسلحہ کے آرڈر ضرور ہوئے ہیں مگر یہ اسلحہ مجھے ابھی تک نہیں ملا ہے۔ صرف نام دیا گیا ہے۔

سردار نثار علی۔ (ضمنی سوال) یہاں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ محمود اے ہارون وزیر داخلہ کو دیا گیا وہ مارشل لاء کے دور میں وزیر تو نہیں تھے۔ جس دور کا آپ ذکر کر رہے تھے اس وقت تو وزیر نہیں تھے۔

وزیر اعلیٰ۔ جب ان کا نام آیا ہے میں اس کے متعلق بتاؤں گا اس وقت بھی ایک سال کے قریب مارشل لاء رہا ہے یہ اسلحہ مارشل لاء کے دوران دیا گیا ہے آپ یہ مارشل لاء حکومت سے پوچھ سکتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال۔

*** ٣٨١۔ حاجی محمد شاہ مردانزئی:۔**

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کاکڑ خراسان ضلع ژوب کا علاقہ ایک حساس بارڈر پر محیط ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں پر لیویز کی موجودہ تعداد علاقے کی وسعت کی مناسبت سے نہایت ہی کم ہے اور افغان مہاجرین کی جانب سے پیدا کردہ سماج دشمن سرگرمیوں پر قابو پانے میں ناکام ہو چکی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقے میں لیویز فورس میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر اعلیٰ :۔

(الف) یہ درست ہے کہ کاکڑ خراسان ضلع ژوب کا علاقہ ایک حساس باڈر پر محیط ہے۔

(ب) کاکڑ خراسان کی کل آبادی لگ بھگ ۲۹۳۲۰۔ نفوس پر مشتمل ہے اس علاقے میں لیویز کے مندرجہ ذیل تھانے واقع ہیں (۱) کاریز قمرالدین (۲) کشتو (۳) گڈ وانا۔

(۴) شغالو (۵) خوزہ۔

ان تھانوں میں لیویز کی تعداد تا حال ۹۸۔ ہے۔

(ج) حکومت کو موجودہ صورتحال کا پوری طرح سے احساس ہے۔ اور ضلع ژوب کے لئے لیویز کی مزید تعداد بڑھانے کا معاملہ پہلے ہی سے زیر غور ہے۔

نمبر۔ ۴۰۰ حاجی محمد شاہ مردانزئی۔

کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کاکڑ خراسان ضلع ژوب ایک حساس باڈر پر محیط ایک وسیع و عریض علاقہ ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں پر حکومت کی انتظامی ایجنسیاں کم ہونے کی وجہ سے اس علاقہ میں امن و امان کی بحالی وہاں کے عوام کے تعاون کے بغیر ناممکن ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست کہ ماضی میں مذکورہ علاقہ میں امن و امان بحال رکھنے کے لئے وہاں ویلیج ڈیفنس کے تحت سرکاری مال خانہ جات سے وہاں کے عوام کو اسلحہ جات فراہم کیا جاتا تھا۔

(د) اگر جزو (الف) و (ب) اور (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کاکڑ خراسان ژوب میں امن و امان کی بحالی کے لئے ماضی کی طرح عوام کو سرکاری اسلحہ جات فراہم کرنے کی تجویز پر غور کرے گی اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر اعلیٰ۔

(الف) کاکڑ خراسان ضلع ژوب کا ایک وسیع و عریض سرحدی علاقہ ہے جس کی آبادی انتیس ہزار تین سو تیس (۲۹۳۳۰) نفوس پر مشتمل ہے۔

(ب) علاقہ کی آبادی کے لحاظ سے وہاں حکومت کی انتظامی ایجنسیاں مناسب تعداد میں موجود ہیں۔ علاقہ میں امن و امان بحال رکھنے کی خاطر پانچ لیویز تھانے قائم ہیں جو اٹھانوے (۹۸) نفری کے ساتھ اطمینان بخش طور پر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ بہرحال اس امر سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی بھی علاقہ میں وہاں کے عوام کے تعاون کے بغیر مکمل طور پر امن و امان قائم نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت کو موجودہ صورتحال کا پوری طرح احساس ہے اور ضلع ژوب کے لئے لیویز کی تعداد مزید بڑھانے کا معاملہ پہلے سے زیر غور ہے۔

(ج) سنہ ۱۹۵۰-۵۱ء میں دیہی محافظ اسکیم کے تحت بلوچستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کو اسلحہ فراہم کیا تھا۔ اس میں سے مختلف بور کی ایک ہزار نو سو پچیس رائفلیں ضلع ژوب کے لئے مختص کی گئی تھی۔ جس میں کاکڑ خراسان بھی شامل ہے۔ اور فراہمی کا بنیادی مقصد وفادار قبائلیوں کو سرحد پار سے ہونے والی شرپسندوں کے مقابلہ میں موثر طور پر تیار کرنا تھا۔

(د) سنہ ۱۹۸۳ء میں صوبائی حکومت نے وفاقی وزارت داخلہ سے نو سو پچاس رائفلوں اور ستاسی ہزار پانچ سو کارتوس کی فراہمی کی درخواست کی تاکہ دیہی محافظ اسکیم کے تحت وفادار قبائلیوں میں تقسیم کیا جائے وفاقی حکومت نے طویل غور و خوض کے بعد اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔ بہرحال دیہی محافظ اسکیم کے تحت اسلحہ کی تقسیم کی تجویز پر مناسب وقت پر غور کیا جائے گا۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی۔ (ضمنی سوال) جناب والا! اگر اس وقت وہ وفادار تھے تو کیا اب وفادار نہیں ہیں۔ کہ دوبارہ انکو نہیں دے رہے۔

وزیر اعلیٰ۔ ہمیں یہ تسلیم ہے کہ ژوب کے لوگ بڑے وفادار ہیں۔ اس لئے ہم نے سفارش کی ہے کہ ایک ہزار کے قریب رائفلیں بغیر قیمت کے فراہم کی جائیں۔ ہم نے اس سلسلے میں وفاقی حکومت یعنی حکومت پاکستان سے رجوع کیا ہے جوں ہی اس کیس پر غور کیا جائے گا۔ انشاءاللہ اس پر عملدر آمد کیا جائے گا۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال ملک محمد یوسف اچکزئی صاحب کا ہے۔

⁂ ۳۸۴۔ ملک محمد یوسف اچکزئی۔

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان میں ایکٹ قیدیاں ۱۸۹۴ء اور ایکٹ ۱۹۰۰ء تا حال نافذ العمل ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے بھی ۱۹۵۵ء میں اپنے رولز بنائے اور انہی رولز کو ۱۹۷۵ء میں پاکستان رولز (زیر دفعہ ۵۹۔ آف ایکٹ قیدیاں ۱۸۹۴ء) نافذ کیا گیا۔ اور ان رولز پر اب تک عملدر آمد ہو رہا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ بلوچستان میں انگریزوں کے وقت کے قوانین پر عملدر آمد کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ جبکہ دیگر صوبوں نے اپنے نام سے مذکورہ رولز نافذ کر دیئے ہیں

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بلوچستان میں نافذ ایکٹ قیدیاں موجودہ جمہوری دور کے جدید تقاضوں کے ہم آہنگ نہیں ہے اور قیدیوں کے ساتھ صحیح برتاؤ جس میں خوراک وغیرہ بھی شامل ہے۔ نہیں کیا جاتا ہے۔

(ر) کیا حکومت جیلوں میں قیدیوں کی موجودہ بدحالی کے سدباب کے پیش نظر ملک کے دیگر تینوں صوبوں کی طرح اپنا صوبائی قانون موسوم " بلوچستان قیدی ایکٹ"، وضع کرنے کی تجویز پر غور کرے گی۔ جسمیں قیدیوں کو جائز مراعات دی جائیں اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیراعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ جیل خانہ جات ایکٹ ۱۸۹۴ء اور قیدیاں ایکٹ ۱۹۰۰ء پاکستان میں بشمول صوبہ بلوچستان لاگو ہے۔

(ب) جہاں تک معلوم ہوا ہے درست ہے۔

(ج) صوبہ بلوچستان میں پاکستان جیل خانہ جات رولز ۱۹۷۵ء جو کہ حکومت پاکستان نے دفعہ ۵۹ جیل خانہ جات ایکٹ ۱۸۹۴ء کے تحت بنائے ہیں کو بذریعہ نوٹیفیکشن نمبری ایس۔ او (پریزن) ۲۰/(۱۶)/۸۱۔ مورخہ یکم مارچ ۱۹۸۳ء اختیار کیا گیا ہے۔ اور انہی رولز کے مطابق عمل درآمد کیا جاتا ہے۔

(د) جیسا کہ جزو (ج) میں کہا گیا ہے۔ صوبہ بلوچستان کے جیلوں میں پاکستان جیل خانہ جات رولز ۱۹۷۵ء مورخہ یکم مارچ ۱۹۸۳ء سے لاگو ہیں۔ اور انہی رولز کے مطابق قیدیوں کے ساتھ برتاؤ جسمیں خوراک وغیرہ بھی شامل ہے کیا جاتا ہے۔

(ر) جیسا کہ جزو (ج) و (د) میں کہا گیا ہے کہ صوبہ بلوچستان میں پاکستان جیل خانہ جات رولز ۱۹۷۵ء لاگو ہیں۔ جو کہ دوسرے صوبوں نے اپنے صوبوں کے نام سے وضع کئے ہیں۔ یہ رولز تمام صوبوں کے جیل خانہ جات اور قیدیوں کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر بنائے گئے ہیں۔ لہٰذا علیحدہ بلوچستان قیدیاں ایکٹ وضع کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ کیونکہ ان قواعد کو سابقہ انگریزی قواعد سے بدرجہا بہتر سمجھا گیا ہے۔ جس کی بناء پر قیدیوں کی اصلاح ہو سکتی ہے

ملک محمد یوسف اچکزئی۔ جناب اسپیکر! جام صاحب نے پچھلی دفعہ بھی یقین دہانی کرائی تھی۔ جیل کے حالات ان کو پتہ ہیں ہمارے جیل پرانے قوانین کے تحت چل رہے ہیں اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ کوئٹہ جیل میں تین سو انتیس قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش ہے۔ جبکہ اس میں پانچ سو اور چھ سو قیدی رکھے جاتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات تو سات سو بھی رکھے جاتے ہیں۔ اس وقت ہمارے پاس وہاں ایک اے کلاس ہے اور ایک بی کلاس قیدیوں کے لئے ہے۔ ان میں معزز قیدی رکھے جاتے ہیں۔ پچاس پچپن گرام گائے گا گوشت ہفتے میں دو مرتبہ ملتا ہے اور دو روٹیاں دی جاتی ہیں۔ میری گذارش ہے کہ برائے مہربانی جیل کے حالات پر توجہ دیں۔ اگر ممکن ہو تو اس کے لئے صوبائی سطح پر قوانین بنائے جائیں۔ تاکہ قیدیوں کو سہولت ہو اور وہ انسانوں جیسے زندگی گذار سکیں۔ نیز وہاں پر ٹریننگ کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اسکول ہوں۔ اب اس وقت وہاں ڈاکٹر نہیں رہتا۔ ضرورت پڑنے پر بازار سے ڈاکٹر لایا جاتا ہے۔ جب ایمرجنسی کیس ہو جائے تو وہاں اسٹاف اور ایمبولینس دستیاب نہیں۔ جام صاحب کمیٹی کے انچارج ہیں۔ لہذا براہ مہربانی جیلوں کی دیکھ بھال کے لئے گنجائش پیدا کریں۔ یہ ہمارا ناجائز مطالبہ نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ میں آپ کی تقریر کے لئے مشکور ہوں۔ اس ضمن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی تجویز بڑی معقول ہے اگر اسمبلی کے ممبران چاہیں گے تو مجھے اعتراض نہیں لیکن واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس وقت پوری توجہ ڈیولپمنٹ کی طرف دی جا رہی ہے۔ نان ڈویلپمنٹ کی طرف نہیں دی جا رہی ہے۔ اگر ممبران اسمبلی ڈویلپمنٹ میں کٹ کرنا چاہیں گے۔ تو ان کی تجویز پر بہت غور کیا جائے گا۔ تاکہ اچھی سے اچھی اور بہتر جیل بنائی جا سکے۔ اس لئے کہ اگر کسی کو کوئی مشکلات پیش آئی ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔

مسٹر اسپیکر: اگلا سوال مسٹر نصیر احمد باچا صاحب کا ہے۔

*۴۰۵۔ مسٹر نصیر احمد باچا:

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چمن کے چاروں طرف ملیشیا کی متعدد چیک پوسٹیں قائم کی گئی ہیں

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چمن سے تیس کلومیٹر دور شیلا باغ کے قریب ملیشیا نے ایک بیئرئیر لگایا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملیشیا کی ان چیک پوسٹوں نے چمن شہر تک ضروریات زندگی کی پاکستانی اشیاء پر بھی پابندی عائد کی ہے۔ جس کی وجہ سے چمن کے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(د) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وجہ ہے کہ ملیشیا کی اتنی چیک پوسٹوں کی موجودگی کے باوجود تخریب کار صوبہ میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ نیز کیا حکومت تخریب کاری کی موثر روک تھام اور ملیشیا کی موجودگی سے چمن کے پرامن شہریوں کو درپیش مشکلات سے نجات دلانے کے پیش نظر ملیشیا کو اہم سرحدی راستوں پر تعینات کرنے کی تجویز پر غور کرے گی۔

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ چمن کے باہر کچھ اضافی چوکیاں ملیشیا فورس نے سرحد کے ساتھ ساتھ قائم کی ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ شیلا باغ کے قریب کوئی مستقل بیریئر یا چیک پوسٹ موجود ہے

تاہم سمگلنگ کے بارے میں معلومات کے بنیاد پر اکثر اسلحہ اور دیگر اشیاء کے لئے بذریعہ موبائیل اور پیادہ گشت چمن کو جانے اور آنے والے راستوں پر چیکنگ کی جاتی ہے

(ج) ملیشیا فورس نے پاکستانی اشیاء کی چمن جانے پر کوئی پابندی عائد نہیں کی تاہم کچھ ایسی اشیاء ہیں جو زیادہ مقدار بغیر منظوری / راہداری کے لئے جائی جاتی ہیں ۔ اس لئے حکومت بلوچستان کی ہدایات کے مطابق جو کہ وقتاً فوقتاً ضلعی انتظامیہ جاری کرتی ہے ۔ ضروریات زندگی ۔ مثلاً گندم ، آٹا ، چینی ، گھی کو سختی سے چیک کیا جاتا ہے تاکہ یہ اشیاء سرحد پار سمگل نہ ہونے پائے ۔

(د) جیسا کہ جزو (الف) و (ب) میں وضاحت کی گئی ہے ۔ ان قائم کردہ چیک پوسٹوں کے باعث ملیشیا فورس کو بارڈر تک چیکنگ کے سلسلے میں کافی حد تک کامیابی ہوئی ہے تاہم افغانستان کے ساتھ ہماری وسیع سرحد واقع ہونے کے باعث اور محدود چیک پوسٹوں کی وجہ سے تخریب کاروں کے داخلے کو مکمل طور پر بند کرنا اور روکنا آسان نہیں ہے ۔ اگر کوئی ایسی تجویز جو کہ شہریوں کی مشکلات کے حل کے لئے موثر اور فائدہ مند ہوئیں تو گورنمنٹ اُن پر ضرور غور کرے گی ۔

مسٹر نصیر احمد باچا ۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر ! جام صاحب نے پہلے سوال کا جواب دیا کہ درست ہے جس سے خوشی ہوئی ۔ جب دوسرے سوال کا جواب ملا کہ درست نہیں ہے تو افسوس ہوا ۔ جناب والا ! میں کبھی بھی غلط سوال پیش نہیں کرتا لیکن مجھے غلط جواب ملا ہے ۔ کہ وہاں ملیشیا چیک پوسٹ نہیں ہے ۔ اگر جام صاحب فارغ ہوں تو ملاحظہ کریں ۔ اور وہاں دیکھیں ورنہ نوشیروانی صاحب کو جو آج یہاں نظر نہیں آرہے بھیجیں تاکہ وہاں صورت حال دیکھ کر جام صاحب کو صحیح رپورٹ پیش کریں ۔

جناب سپیکر! جہاں تک جام صاحب نے فرمایا ہے کہ متعلق ممبر تجویز پیش کریں تو میں تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں دیہاتوں کے قریب چیک پوسٹ نہ رکھیں اور ان کو بارڈر کے قریب لے جائیں۔ اس طرح انشاءاللہ ملک میں تخریب کار داخل نہیں ہو سکیں گے۔

وزیراعلیٰ۔ جناب والا! ابھی معزز رکن نے کہا کہ پہلے سوال کے جواب سے خوشی ہوئی ہے لیکن وہ دوسرے سوال کے جواب سے رنجیدہ ہوئے۔ جناب والا میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ضرورت کے تحت کسی جگہ پر چیک پوسٹ بنائی جاتی ہے۔ ممکن ہے جہاں آج آپ کو چیک پوسٹ نظر نہیں آتی۔ وہیں کل آپ کو نظر آ جائے۔

مسٹر نصیر احمد باچا۔ جناب والا! وہاں ملیشیا والوں نے کمرے بنا لیئے ہیں۔ اگر عارضی طور پر ہوتا میں یہ سوال پیش نہ کرتا۔ مجھے صحیح جواب دیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر اسپیکر! نصیر باچا صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ جام صاحب جواب دے رہے ہیں

وزیراعلیٰ۔ آپ میری بات سنیں جیسا میں بتا رہا تھا کہ یہ فرض محال آپ کو آج ایک چیک پوسٹ نظر آتی ہے تو ممکن ہے کل اسی جگہ پر وہ چیک پوسٹ نہ دیکھیں گے۔ لہذا صورت حال اور ایمرجینس کے تحت چوکیاں قائم کی جاتی ہیں۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت کا مقصد کبھی بھی عوام کو ہراساں کرنا نہیں ہے۔ لیکن کچھ نہ کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں، کہ کچھ کڑوی گولیاں نگلنی پڑتی ہیں۔ یہ ضرور تلخ ہوتی ہیں۔ مثلاً راشن ہے اور دیگر چیزیں ہیں اس کی صحیح تحقیقات نہیں کی جائے گی۔ تو ممکن ہے آپ کی ضرورت

پر بھی زد پڑے۔ اس لئے یہ کوشش کی جاتی ہے۔ جہاں تک چمن کا علاقہ ہے تو ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہاں جتنا بھی چاہے کوئی گھی کھائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ گھی آٹا وغیرہ اس بار چلا جائے۔ آپ نے خود کہا ہے کہ تخریب کار آتے ہیں، تخریب کاروں کو اس ملک میں آنے سے اس صورت میں بچایا جا سکتا ہے۔ جناب والا! تخریب کار ہمیشہ سیدھے راستے سے نہیں آتا وہ ہمیشہ ٹیڑھے راستے سے آیا کرتا ہے اور پھر کہیں نہ کہیں پناہ لینے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر گاؤں کے رہنے والے یہ تہیہ کرلیں کہ کسی تخریب کار کو پناہ نہیں دیں گے۔ تو انشاءاللہ یہ تخریب کار اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

میں باچا صاحب کو اپنی طرف سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں وہ محب وطن پاکستانی ہیں۔ انشاءاللہ ان کے تعاون سے تخریب کار اس پاکستان میں اس بلوچستان میں داخل ہونے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

مسٹر نصیر احمد خان باچا :۔ جناب والا! اگر آپ آج یہ چیک پوسٹ ختم کر دیں تو ہمارے علاقے کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ کیونکہ اس کے نزدیک سو گز کے فاصلے پر لیویز چیک پوسٹ بھی موجود ہے پہلے ہماری بسیں چمن سے کوئٹہ پانچ چھ گھنٹے میں پہنچتے ہیں۔ اس سے دیر ہوتی ہے۔ ہماری بہت سی مشکلات ہیں۔ اگر جناب والا آپ اسے ہٹادیں تو یہ آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔

وزیر اعلیٰ :۔ جناب والا! میں اپنے ہر ممبر کی مشکلات کو جانتا ہوں۔ ہم ان کے لئے مشکلات پیدا نہیں کریں گے۔ آپ اس کے لئے ہمیں تحریری طور پر لکھ دیں۔ کہ یہ چیک پوسٹ ہٹانے سے کوئی انتظامی مشکلات تو نہیں پیدا ہوں گی۔ تو میں آپ کی تجویز سے اتفاق کروں گا۔

مسٹر اسپیکر:۔ جام صاحب نے آپ کو اس کے لئے تجویز دے دی ہے۔ آپ اس سلسلے میں ان سے ان کے دفتر میں مل لیں۔

مسٹر نصیر احمد باچا:۔ جناب والا! چیمبر میں تو وہ عبدالکریم نوشیروانی سے فارغ نہیں ہوتے ہیں۔ (قہقہہ)

مسٹر اسپیکر:۔ اگلا سوال۔

*۔ ۴۰۷۔ مسٹر نصیر احمد باچا

کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چمن سب جیل انگریزوں کے زمانے کی قدیم جیل ہے لیکن گذشتہ ۲۵ سالوں سے اس کی مرمت وغیرہ کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے جس کی وجہ سے قیدی انتہائی زبوں حالی کی حالت میں دن گذار رہے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس جیل کی مرمت وغیرہ کا فوری اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر اعلیٰ۔

(الف) چمن میں جس کو سب جیل کہا گیا ہے ایک جوڈیشنل لاک اپ ہے جو کہ ضلعی انتظامیہ کے تحت ہے اور اس کی نگہداشت و مرمت وغیرہ ضلعی انتظامیہ محکمہ مواصلات و تعمیرات سے کروائی ہے۔

(ب) حکومت بلوچستان نے اس سال جوڈیشنل لاک اَپ چمن کے لئے مالی سال رواں ۱۹۸۶ء - ۸۷ میں مبلغ دو لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔ اور جلد ہی مذکورہ لاک اَپ کی لازمہ مرمت کروائی جائے گی۔ جس کے لئے ناظم جیل خانہ جات و محکمہ مواصلات و تعمیرات و ضلعی انتظامیہ کو لکھا جا چکا ہے۔

وزیراعلیٰ۔ جناب والا! اس سوال کے جواب سے میں خود مطمئن نہیں ہوں اگر ہمارے علاقے چمن کی جوڈیشنل لاک اَپ کو دیکھا جائے تو وہ بڑی مایوس کن ہے اس میں بڑی تبدیلی کی ضرورت ہے اور اس کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے اور جیسا کہ میں پہلے اپنے بھائی یوسف اچکزئی صاحب کے جواب میں کہہ چکا ہوں۔ اگر ہمارے معزز ممبر پی۔ڈی۔ڈبلیو۔پیمنٹ پر کم توجہ دیں اور پیسے بچائیں تو وہاں پر اس رقم سے ایک جوڈیشنل لاک اَپ تعمیر کی جا سکتی ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ جام صاحب ایوان کے ممبران میں سے آپ ایک کمیٹی بنائیں۔ جو تمام جیل خانہ جات کا معائنہ کرے۔

وزیراعلیٰ۔ جناب والا! میں اس کے لئے عرض کرتا ہوں کہ تمام ممبران اسمبلی کو بالکل یہ استحقاق حاصل ہے کہ وہ جس وقت چاہے کسی بھی جیل کا معائنہ کر سکتا ہے۔ وہ معائنہ کر کے اپنی تجاویز مجھے پیش کریں۔ ہم ان کی تجاویز کو لبیک کہیں گے۔ اور ان پر عمل کریں گے۔

مسٹر نصیر احمد باچا۔ جناب والا! میرا اصل سوال تو یہ ہے کہ چمن جیل کی گذشتہ پچیس سال سے مرمت نہیں ہوئی اور جام صاحب نے بتایا ہے کہ ۸۶ء ۸۷ء میں اس کے لئے دو لاکھ روپے رکھ دیئے گئے ہیں۔ باقی پچیس سال کے پیسے کدھر گئے۔ اگر جام صاحب وعدہ کریں کہ گذشتہ پچیس سال کے بھی فنڈز دے دیں گے۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! پچیس سال تو گذر گئے ہیں۔ یہ پچیس سال تو واپس نہیں آسکتے ہیں۔ لیکن میں کوشش کروں گا کہ اس پچیس سال کی کمی پوری کر دوں۔ مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ میں آپ کے سوالوں کے جواب دوں۔

مسٹر نصیر احمد باچا شکریہ

مسٹر اسپیکر اگلا سوال۔

٭۔ ۴۰۸ مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جون ۱۹۸۵ء میں چمن شہر پر افغان فوجوں کی بلا اشتعال گولہ باری کے نتیجے میں شہیدوں کے لواحقین کو معاوضہ کی ادائیگی کر دی گئی ہے لیکن زخمی افراد تاحال معاوضے کی رقم سے محروم ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو زخمیوں کو تاحال معاوضہ کی ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیراعلیٰ ۔ مورخہ ۲۲، جون ۱۹۸۵ء کو چمن شہر پر افغان فوجوں کی بلا اشتعال گولہ باری سے (۳) تین شہری شہید ہوئے جبکہ (۴) چار شہری زخمی ہوئے تھے۔ حکومت بلوچستان نے تین شہداء کے لواحقین کو مبلغ ۲۵،۰۰۰ روپے (پچیس ہزار روپے) فی کس اور چار زخمیوں کو مبلغ ۵،۰۰۰ روپے (پانچ ہزار روپے) فی کس کے حساب سے کل رقم مبلغ ۹۵،۰۰۰ ہزار روپے بذریعہ مقامی انتظامیہ بروقت ادا کر دی تھی۔

مسٹر نصیر احمد پاچا ۔ میں جام صاحب کا بے حد مشکور ہوں۔ اب تک ۸۵ء کے دوران جو بمباری ہوئی ہے۔ ان کے زخمیوں اور شہیدوں کو تو معاوضہ ملا ہے لیکن جو دکانات تباہ ہوئے ان کو معاوضہ نہیں ملا ہے اور اس کے بعد مارچ ۸۶ء میں جو بمباری ہوئی اس کے ایک آدمی شہید کو تو معاوضہ ملا ہے جبکہ آٹھ زخمیوں کو پیسے نہیں ملے ہیں مجھے دکھ تو اس بات کا ہے کہ گولیاں تو ہمارے لوگ کھاتے ہیں جبکہ پیسے دوسرے لوگ کھاتے ہیں

وزیراعلیٰ جس طرح سے سوال پوچھا گیا تھا اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں جو گولیاں کھاتے ہیں مجاہد بھی وہی ہوتے ہیں ان کو پیسہ ملنا چاہیے تو میں اس کی تحقیقات کروں گا بغیر گولی کھائے ہوئے کو پیسہ کیوں ملا ہے۔

مسٹر نفیر احمد باچا اس کا معاوضہ زخمیوں کو بالکل نہیں ملا ہے میں نے صدر ضیاء الحق صاحب سے بھی بات کی تھی میں نے ان کو زخمیوں کی لسٹ بھی دی تھی مگر ابھی تک کچھ نہیں ہوا ہے۔

وزیر اعلیٰ سوال آپ نے ۸۵ء کے متعلق پوچھا ہے میں نے اس کا جواب دے دیا ہے

مسٹر نصیر احمد باچا لیکن میں نے ۸۶ء کے متعلق بھی پوچھا ہے اور اس کے متعلق آپ نے چمن میں وعدہ بھی کیا تھا۔

وزیر اعلیٰ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ جو وعدہ کیا ہے وہ نبھائیں گے وعدہ کر کے کون انکار کر سکتا ہے۔

مسٹر نصیر احمد باچا جناب والا جو وعدہ کیا ہے نبھانا پڑے گا صرف نام بادشاہ سے گذارہ نہیں ہو سکتا ہے۔

وزیر اعلیٰ جناب والا! ۸۵ء کے متعلق انہوں نے سوال کیا تھا میں نے اس کا جواب دے دیا ہے مزید اس کے لیئے دیکھیں گے کہ کیا ہو سکتا ہے۔

مسٹر اسپیکر جام صاحب اس کی تحقیقات کریں گے اور آپ کو بتا دیں گے۔

وزیر اعلیٰ جناب میں اس کی ضرور تحقیقات کروں گا لیکن انہوں نے کہا ہے کہ زخمیوں کو اور گولی کھانے والے کو پیسہ نہیں ملا ہے میں اس کی ضرور تحقیقات کروں گا۔

مسٹر نصیر احمد باچا جنہوں نے گولی نہیں کھائی ان کو پیسہ ملا ہے جو افسران ہیں وہ پیسے اپنے پاس رکھتے ہیں آپ اس کی تحقیقات کریں اور ذمہ دار لوگوں سے پوچھیں کیوں معاوضہ اب تک نہیں دیا ہے۔

وزیر اعلیٰ ہم نے اس کے لئے ضرور پیسے بھیجے ہوں گے۔

مسٹر نصیر احمد باچا چمن کوئی دور نہیں ہے پیسے ابھی تک نہیں پہنچے ہیں۔

مسٹر اسپیکر آپ اپنے سوال کے متعلق ضمنی سوال کریں۔

وزیر اعلیٰ جیسا کہ وہ چاہتے ہیں کہ اب تک زخمیوں کو پیسے نہیں ملے ہیں ہم اس کی ضرور تحقیقات کریں گے۔

مسٹر نصیر احمد باچا ایسا نہیں ہے آپ وعدہ کریں

مسٹر اسپیکر دے دیں گے دے دیں گے۔

مسٹر نصیر احمد باچا جناب والا! زخمیوں کو پیسے نہیں ملے ہیں۔ وہ ہر وقت جام صاحب کے پاس تو نہیں آ سکتے ہیں ایک عرصہ گذر گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ ——— ہمارے معزز رکن صاحب نے جو بات کی ہے میں ان کا مشکور ہوں انہوں نے صرف اپنی بات نہیں کی ہے اب بھی وہ ٹھیک بات کر رہے ہیں۔ زخمیوں کی بات کر رہے ہیں انشاء اللہ ہم ان زخمیوں کے زخموں پر ضرور مرہم رکھیں گے۔

مسٹر نصیر احمد باچا ——— شکریہ۔

مسٹر اسپیکر ——— اب سیکرٹری اسمبلی صاحب اعلان فرمائیں گے۔

اعلانات

مسٹر اختر حسین خان، سیکرٹری اسمبلی

میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے درخواست دی ہے کہ آج مجھے ضروری کام ہے شام کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا مجھے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

مسٹر اسپیکر ——— سوال یہ ہے کہ رخصت دی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ——— مسٹر صالح محمد بھوتانی صاحب نے درخواست دی ہے کہ آج مورخہ ۱۱ مارچ ۸۷ء کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں آج کی رخصت اور بقایا تمام اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں رخصت عنایت کی جائے۔

مسٹر اسپیکر سوال یہ ہے کہ رخصت دی جائے (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار میر چاکر خان نے درخواست دی ہے کہ میں آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتا آج ۱۱ ر مارچ شام کے اجلاس سے رخصت دی جائے

مسٹر اسپیکر سوال یہ ہے کہ رخصت دی جائے (رخصت منظور کی گئی)

تحریک التوا

مسٹر اسپیکر:۔ میر ذوالفقار علی مگسی نے تحریک التواء کا نوٹس دیا ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

میر ذوالفقار علی مگسی:۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۲ر مارچ ۸۷ء نوائے وقت میں مس پری گل صاحبہ نے خبر دی ہے۔ کہ بلوچستان میں نواب سردار اور وڈیرے تعلیم حاصل کرنے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں" لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

مسٹر اسپیکر:۔ تحریک التواء یہ ہے کہ۔

بلوچستان میں نواب سردار اور وڈیرے تعلیم حاصل کرنے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

مسٹر اسپیکر آپ وضاحت فرمائیں گے۔

میر ذوالفقار علی مگسی جناب والا: میرے پاس اس اخبار کی کٹنگ موجود ہے وہ میں آپ کو پیش کر سکتا ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس کو پڑھ دیتا ہوں جناب والا خبر یہ ہے کہ

"بلوچستان میں تعلیم کی راہ میں سردار جاگیردار اور وڈیرے اور سرمایہ دار اپنی مفادات کی خاطر رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ (مِس پری گل)

"بلوچستان کی وزیر تعلیم مِس پری گل آغا نے مصطفےٰ آباد کے ایک سکول کا دورہ کیا اور سکول میں مختلف کلاسوں کے دوران انہوں نے طلباء اور طالبات سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے دن رات کام کرنا چاہیئے۔ اس موقعہ پر وزیر خوراک سردار دستی، راحت عزیز، اور جناب جاوید نے بھی خطاب کیا۔ اس موقعہ پر مِس پری گل آغا نے کہا ہے۔ ہمیں تعلیم کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ بلوچستان میں تعلیم کی راہ میں سردار جاگیردار وڈیرے اور رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ اس تحریک کو ملتوی کر دیں۔ اس میں کئی قانون پہلو ہیں۔ ان کا جائزہ لیا جائے گا۔ میں اس وقت اس تحریک کے تکنیکی پہلوں میں نہیں جانا چاہتا ہے کیا اس تحریک التواء کے پیش کرنے سے کسی کا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے۔ کیا سردار وڈیرے یا دونوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور بعد میں یہ بھی پتہ چل سکے گا۔ کہ وزیر تعلیم نے یہ بیان دیا ہے یا نہیں دیا۔ وہ بھی بعد میں اس کی وضاحت کر سکیں گی۔ کہ آیا انہوں نے کوئی بیان دیا ہے یا نہیں۔

آغا عبدالظاہر۔ جناب اسپیکر! اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر۔ یہ تحریک استحقاق نہیں ہے۔ تحریک التوا ہے۔ جو کمیٹی کے سپرد نہیں کی جا سکتی۔ اب وہ یہ ہاؤس کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اب یا بعد میں اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔

میر ذوالفقار علی مگسی۔ جناب اسپیکر! اگر مس پری گل جواب دے رہی ہیں۔ اور وہ کھڑی ہوئی ہیں تو ان کو جواب دینے کی اجازت دیں۔ آپ اس کو ملتوی نہ کریں۔

مسٹر اسپیکر! اب قائد ایوان صاحب نے کہہ دیا ہے کہ اس کو ۱۴ر مارچ تک ملتوی کر دیا جائے۔ پھر وہ اس کے قانونی اور تکنیکی پہلوؤں کو بھی دیکھ لیں گے۔ لہذا یہ تحریک التوا ۱۴ر مارچ کو زیر غور لائی جائے گی۔

مسٹر اسپیکر۔ اب مسز فضیلہ عالیانی کی جانب سے پیش کی گئی تحریک استحقاق کی بابت مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات کی نظر ثانی شدہ رپورٹ پر غور ہوگا۔ جسے چیئرمین کمیٹی نے ہاؤس میں پیش کیا تھا۔

سردار دینار خان کرد۔ جناب والا! یہ تحریک استحقاق پہلے ایوان میں پیش ہوئی تھی۔ آپ نے اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیا تھا۔ کمیٹی نے اس معاملے میں انکوائری کی بعد میں کمیٹی نے اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کی۔ پھر دوبارہ اس تحریک استحقاق کو جائزہ لینے کے لئے کمیٹی کے

سُپرد کیا گیا۔ دوبارہ کمیٹی نے اس پر غور خوض کیا۔ اور کمیٹی نے اپنے پہلے والے فیصلہ کو بحال رکھا اب یہ معاملہ تیسری یا چوتھی دفعہ ایوان میں پیش ہو رہا ہے۔ ہمارا پہلے سے یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مسز فضیلہ عالیانی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا اس معاملے میں تمام ممبران اسمبلی کو اتفاق ہے کہ مسز فضیلہ عالیانی کا استحقاق مجروح ہوا ہے جن کو اتفاق ہے وہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس موقع پر چھ معزز ممبر کھڑے ہوئے)

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! میں اس موقع پر گذارش کرتا ہوں کہ تحریک استحقاق ایوان میں پیش ہوئی ہے۔ یہ ایک ممبر کے استحقاق سے متعلق ہے اس کا جائزہ لینا ہے کہ آیا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میں ہاؤس کے ممبران کے ساتھ آپ سے بھی گذارش کردوں گا کہ آپ اس کو آئندہ نشست کے لئے یعنی ۱۴ر مارچ تک ملتوی کردیں۔ تاکہ ممبران اسمبلی ایک مکمل رائے کے ساتھ پیش ہو سکیں۔

مسٹر اسپیکر۔ اس تحریک کو بھی ۱۴ر مارچ تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

” صوبہ میں ترقیاتی سرگرمیوں پر بحث “

مسٹر اسپیکر:۔ اب جو معزز ممبر ایوان میں ترقیاتی رپورٹ پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ یا اس کو بھی ملتوی کرنا ہے؟

وزیر اعلیٰ :- جناب اسپیکر! اگر ممبران اسمبلی اس پر تقریر نہیں کرنا چاہتے ہیں تو میں ان کی طرف سے ترقیاتی پروگرام پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ میں اس معزز ایوان میں ہر معزز ایم پی اے کی اسکیموں کے متعلق تفصیل پیش کروں گا کہ ہر رکن نے کتنی اسکیموں کی نشان دہی کی ان کی اسکیمیں کہاں تک مکمل ہوئی ہیں۔ کتنی باقی ہیں۔ کیا کیا رُکاوٹیں ہیں۔ پیسے ریلیز ہوئے ہیں یا رُکے ہوئے ہیں۔

جناب والا! معزز ایوان کی اطلاع کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ پورے بلوچستان کے عوام کے لئے میں یہ تفصیل پیش کروں گا۔ تاکہ واضح ہو سکے اس عوامی حکومت کو اپنے عوام کا کسقدر خیال ہے۔ لہذا آپ کی اجازت سے اپوزیشن اراکین کی اسکیموں سے تفصیل شروع کر دوں گا۔ اور ان کی ترقیاتی اسکیموں پر روشنی ڈالوں گا۔ میں آپ کی خدمت میں بلڈوزر ہاورز، آبپاشی اور آب نوشی کی اسکیموں کی تفصیل پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب والا! میں ایوان میں اپنے دو سالوں کے دوران ہونے والی ترقیاتی اسکیموں اور ایک لاکھ اسی ہزار، ایک کروڑ بیس لاکھ یا تیس لاکھ کی تفصیل بھی پیش کر دوں گا۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ بلوچستان میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ لہذا میں پہلے اپوزیشن اراکین کی اسکیموں پر روشنی ڈالوں گا۔

جناب اسپیکر! میں چاہتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کے جتنے ممبران ہیں ان میں سے جس معزز ممبر نے لگن کے ساتھ اچھا اور بہتر کام کیا ہے آئندہ ان کو گولڈ میڈل دیا جائے۔ جس معزز ممبر اسمبلی کی اسکیمیں بہتر اور اچھی ہوں گی۔ ان کو گولڈ میڈل دیا جائے گا۔ (تالیاں)

ملک محمد یوسف اچکزئی جناب والا! ترقیاتی معاملے میں ہم سب بولنا چاہتے ہیں۔ میں خود بھی تقریر کرنا چاہتا ہوں کہ جو فنڈز ملے میں ہم نے اس میں کیا کچھ کیا ہے اور اسے کہاں کہاں استعمال کیا ہے اور عوام کے فائدہ کے لئے آئندہ ہم نے کیا کچھ کرنا ہے۔ لیکن آج ہی